# الفضائل

## فی حل أسئلة الشمائل

تالیف

محمد احمد علی دھوبری آسام
متعلّم دارالعلوم دیوبند

تصحیح

حضرت مولانا خضر احمد صاحب کشمیری
استاذ دارالعلوم دیوبند

پسند فرمودہ

حضرت مولانا عبدالخالق صاحب مدراسی
نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

مکتبہ صوت القرآن دیوبند

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

# عرض مؤلف

حامدا و مصلیا اما بعد:

یہ کتاب جو آپ حضرات کے مبارک ہاتھوں میں ہے حقیر کی ادنیٰ سی کوششوں کا مجموعہ ہے۔

درس نظامی کی شہرۂ آفاق کتاب ''شمائل ترمذی'' جو سیدنا و مولانا حضرت محمد ﷺ کی ظاہری شکل وصورت اور سراپا نور مجسم کی تصویر کشی، نیز اخلاق وعادات، طرز ومعاشرت، رفتار وگفتار اور دیگر شعبہائے زندگی میں رسالت مآب ﷺ کے معمولات طیبہ اور رہنما ونقوش حسنہ پر مشتمل ہے جو اپنی جامعیت کی وجہ سے طلبہ کو مشکل محسوس ہوتی ہے اور پڑھنے والوں کو یہ شکایت رہتی ہے کہ کئی بار پڑھنے اور یاد کرنے کے بعد بھی بات ذہن میں محفوظ نہیں رہتی، اس کا تقاضی تھا کہ اس مشکل کتاب کا کوئی سوال وجواب کی شکل میں کوئی خلاصہ ہونا چاہئے، جس کو مختصر سے وقت میں پڑھ لینے سے کتاب کا ماحصل کسی حد تک ذہن نشین ہو جائے۔

اس کتاب میں دارالعلوم دیوبند کے ۱۴۰۱ھ تا ۱۴۳۶ھ تک کے امتحان سالانہ کے سوال جمع کئے گئے ہیں۔

سوال میں کسی کمی بیشی کے بغیر جو پوچھا گیا ہے اسی کے جواب پر اکتفاء کیا گیا ہے نیز سوالات کو حل کرنے میں حضرت اقدس مولانا عبدالخالق صاحب مدراسی کی درسی تقریروں کا مکمل لحاظ کیا گیا ہے۔

میں شکر گذار ہوں عزیزم مولوی محمد قاسم امروہوی کا جنہوں نے اس کتاب کو مرتب کرنے میں میرا تعاون کیا اور اس کی تصحیح وتزئین کی اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔

اللہ سے دعا ہے کہ یہ کتاب پڑھنے والوں کے حق میں نفع بخش ہو، آمین.....

احمد علی بن نظر الاسلام، دھوبری آسام

متعلم دارالعلوم دیوبند

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

باسمہ تعالیٰ

(مولانا) عبد الخالق مدراسی
نائب مہتمم، دار العلوم۔ دیوبند۔
یوپی۔ انڈیا۔ ۲۴۷۵۵۴

(MAULANA) ABDUL KHALIQ
MADRASI
Naib Mohtamim, Darul Uloom-Deoband u.p. 247554

التاریخ.....

حامداً ومصلیاً، اما بعد!

شمائل ترمذی کتب حدیث میں اپنی منفرد شان رکھتی ہے "گویا کہ آپ ﷺ کی پوری سیرت طیبہ ہے، جس میں جمال نبویؐ، کمال نبویؐ دونوں کو جمع کیا گیا ہے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انفرادی، اجتماعی اور ۲۴/ گھنٹے کی مصروفیات کا ہمہ جہتی ایک شاہکار امام ترمذیؒ نے پیش فرمایا ہے، اندازِ گفتار، رفتار اور بلند پایہ کردار غرض ہر پہلو سے بے مثال گلدستہ اور عطر مشام کا مجموعہ ہے"

شمائل ترمذی کی اردو زبان میں کئی ایک شروحات ہیں، اُن میں سب سے زیادہ قابلِ قدر حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ کی تحریر کردہ "خصائل نبوی" ہے۔

اب دار العلوم دیوبند کے ایک ہونہار طالب علم عزیزم مولوی احمد علی سلمہٗ آسامی نے بندہ ناتواں کی درسی تقریر سے اخذ کردہ مواد کو جمع کیا ہے، اور گذشتہ چند اعوام کے امتحانی پرچوں کے سوالات کا حل کیا ہے، موصوف عزیز نے حلِ لغات، سلیس ترجمہ اور مختصر سا مفہوم تحریر کیا ہے، جو یقیناً عدیم الفرصت افراد کے لیے بہت مفید ثابت ہوگا، اللہ تعالیٰ عزیز محترم کی محنت وکاوش کو شرف قبولیت بخشے (آمین) اور سبھی کو سنت نبوی علیہ السلام کا پابند بنائے (آمین)

والسلام مع الاحترام

خادم التدریس دار العلوم دیوبند

۱۴/ ۷/ ۱۴۲۷ھ

Resi-01338-23044 - Office-01338-22420 - Fax-01338-22788

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## سوال نمبر (۱) ص:۱

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيْرِ، وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ، وَلَا بِالْأَدَمِ، وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ، وَلَا بِالسَّبْطِ؛ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً، وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں (۳) حدیث میں بعد از نبوت مکی زندگی دس سال اور وفات ساٹھ سال مذکور ہے جبکہ مشہور تر ستھ سال ہے اس کی توجیہ کریں (۴) آپ کے کل بال کتنے سفید ہوئے تھے؟

## جواب (الف)

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نہ بہت لانبے قد کے تھے نہ پستہ قد کے (بلکہ آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا) رنگ کے اعتبار سے نہ بالکل سفید تھے چونے کی طرح نہ بالکل گندم گوں کہ سانولہ پن آجائے، حضور ﷺ کے بال مبارک نہ بالکل سیدھے تھے نہ بالکل پیچدار (بلکہ ہلکی سی پیچیدگی اور گھنگریالا پن تھا) چالیس برس کی عمر ہو جانے پر حق تعالیٰ شانہ نے آپ کو نبی بنایا پھر دس برس مکہ مکرمہ میں رہے، اور دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا اور پھر ساٹھ سال کی عمر میں حضور ﷺ نے وصال فرمایا اس وقت آپ کے سر اور ڈاڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

## (ب) حل لغات

الطویل – (ج) طوال صیغہ صفت (ن) لانبا ہونا، طویل ہونا۔

البائن – صیغہ صفت (ض) واضح ہونا، ظاہر ہونا، مصدر بیاناً

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

البائن بالهمزة دون الياء من بان بمعنى ظهر، او بمعنى "بعد" وفي تخصيص الطول بالبائن دون القصر بمقابله اشارة الى انه عليه السلام كان ربعة لكنه الى الطول اقرب

الامهق—(ج) مُهُقٌ صیغہ صفت (س) چونے کی طرح سفید ہونا

الأدم— (ج) اُدُمٌ صیغہ صفت (س،ک) سانولا ہونا، گندمی رنگ کا ہونا۔

الجعد—(ج) جعاد صیغہ صفت (ک،س) بالوں کا گھنگریالا ہونا

القطط—(ج) اقطاط و قطاط (س) بالوں کا بہت زیادہ گھنگریالا ہونا

السبط—(ج) سباط (س،ک) بالوں کا بالکل سیدھا ہونا

## (ج) عمر کے سلسلے میں مختلف روایتوں کی توضیح

حضور ﷺ کی عمر کے سلسلہ میں مختلف روایتیں ملتی ہیں کہیں ساٹھ سال کا ذکر ہے، کہیں ۶۳ سال کا، اور امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ۶۳ رسال کی روایتیں زیادہ ہیں، پھر ان تمام روایتوں میں علماء نے دو طرح سے تطبیق دی ہے (۱) حضور ﷺ کو ۴۰ رسال کی عمر میں نبوت ملی اور تین سال بعد رسالت ملی اس کے بعد دس سال مکہ مکرمہ میں قیام ہوا اس بناء پر مذکورہ حدیث میں ان تین سال کا ذکر چھوٹ گیا جو نبوت اور رسالت کے درمیان کے ہیں جن کو فترت وحی کا زمانہ کہا جاتا ہے۔ (۲) عموماً اعداد میں کسر کو شمار نہیں کیا جاتا۔ اس لئے کسر کو چھوڑ دیا اور دہائی کا تذکرہ کر دیا، اور جن لوگوں نے سن ولادت اور سن وفات کو مستقل شمار کیا ہے انہوں نے ۶۵ رکہا ہے۔

الحاصل اصح قول کے مطابق آپ کی عمر ۶۳ سال ہے۔ باقی روایات کو اسی کی طرف راجع کیا جائے گا کیونکہ بعثت کے بعد ۱۳ سال آپ مکہ میں مقیم رہے، ابتدائی تین سالوں میں وحی کا فترہ ہے پھر مزید ۱۰ سال مکمل تبلیغ کے گذرے ہیں اور اس کے بعد مدینہ منورہ ہجرت فرمائی وہاں دس سال اعلاء کلمۃ اللہ فرمایا، اور ۶۳ سال کی عمر میں وصال ہوا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## (د) آپ ﷺ کے سفید بال

صحیح ترین روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آنحضور ﷺ کا وصال ہوا اس وقت ۲۰ بالوں سے کم ہی سفید تھے ایک روایت میں ہے کہ ۱۷ بال سفید تھے ایک روایت میں ہے کہ آپؐ کے بال سفید نہیں ہوئے تھے یعنی بہت زیادہ سفید نہیں ہوئے تھے جو دور سے دکھائی دیئے جائیں اور جو بڑھاپے کی علامت ہوتے ہیں۔ (جمع الفضائل ص:۲۲) نیز امام بیہقیؒ نے حضرت انسؓ سے ۱۷ یا ۱۸ کا قول نقل کیا ہے۔

## سوال (۲) ص:۱

كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهَ قَالَ : لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَغَّطِ، وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ، وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ، لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ، وَلَا بِالسَّبْطِ، كَانَ جَعْداً رَجِلاً، وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ، وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ، وَكَانَ فِيْ وَجْهِهٖ تَدْوِيْرٌ، أَبْيَضُ مُشْرَبٌ، أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ، جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتِدِ، أَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ، شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، إِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں (۳) امام ترمذیؒ نے اصمعی سے حدیث میں مذکورہ الفاظ کی جو تشریح نقل کی ہے آپ اس کو بیان کریں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: حضرت علیؓ جب رسول اللہ ﷺ کا وصف (حلیہ مبارک) بیان کرتے تو کہتے کہ آنحضور ﷺ نہ زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ پستہ قد، وہ تو میانہ قد افراد میں سے تھے، ان کے بال مبارک نہ بالکل خم دار تھے نہ بالکل سیدھے، البتہ تھوڑے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

گھنگریالے تھے، نہ تو آپ بھاری بدن کے تھے اور نہ بالکل گول چہرے والے، ہاں تھوڑی سی گولائی چہرہ انور پر تھی۔ آپ کا رنگ سرخ مائل سفید تھا، آپ کی آنکھیں بالکل سیاہ تھیں، آپ دراز پلکوں والے تھے، جوڑوں کی ہڈیاں موٹی تھیں دونوں مونڈھوں کے درمیان کی جگہ بھی موٹی تھی، آپ کے جسم اطہر پر زائد بال نہ تھے، آپ کے سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی، پر گوشت ہاتھ پاؤں والے تھے، جب چلتے تو آگے کو جھک کر قدم جما کر چلتے گویا پستی کی طرف جا رہے ہوں۔

## (۲) حل لغات

**الممغط:** اسم فاعل ہے باب انفعال سے مصدر (امغاط) حد سے زیادہ بڑھا ہوا، بے حد لمبا ہونا۔ اصله المنمغط قلبت النون ميما وادغمت فى الميم والمغط مد شيء لين (كذا فى القاموس)

(اسم فاعل من الامغاط ائ المتناهى فى الطول وقال الازهرى هو اسم مفعول من التمغيط)

**المتردد:** اسم فاعل ہے تفعل سے شک میں پڑنا، جسم کے ایک حصہ کا دوسرے حصہ میں داخل ہونا۔

(المتناهى فى القصير كأنه رد بعض خلقه على بعض وقد اختلفت اجزائه)

**ربعة:** اسم جامد ہے (ج) ربعات، میانہ قد، میانہ جسم

**الجعد:** (ج) جعاد، صیغہ صفت ہے باب کرم سے، بالوں کا گھنگریالا ہونا۔

**القطط:** (ج) اقطاط وقطاط، (س) بالوں کا بہت زیادہ گھنگریالا ہونا۔ (شديده الجعودة)

**السبط:** (ج) سباط (س. ک) بالوں کا بالکل سیدھا ہونا۔

**المطهم:** اسم مفعول ہے باب تفعیل سے بھاری ہونا، موٹا ہونا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(اسم مفعول من التطهيم ، اختلف في تفسيره (۱) الفاحش السمن (۲) المنتفخ الوجه الذي فيه جهامة (۳) تخفيف الجسم وهي من الاضداد (ماخوذ من عبدالخالق المدراسي)

المكلثم: اسم مفعول ہے باب عثرۃ سے، مصدر کلثمۃ، گول ہونا (المدور الوجه)

ادعج: صیغہ صفت (س) آنکھوں کا بڑا ہونا، آنکھوں کی سفیدی میں سفیدی کا اور سیاہی میں سیاہی کا تیز ہونا۔ علامہ مناویؒ نے لکھا ہے کہ دعج کہتے ہیں پلکوں کی جڑ کا سیاہ ہونا۔

(شديد حدة انعين مع سعة العين وشدة بياضها)

أهدب: (ج) هدب، صیغہ صفت، لانبی اور گھنی پلکوں والا شخص (س) آنکھوں کا لانبی پلک والا ہونا۔

الأشفار: واحد شَفَرٌ وشُفْرٌ پلک کی جڑ، ہر چیز کا کنارہ

(وهو جوف جفن العين الذي ينبت عليه الشعر)

المشاش: واحد مشاشة، جوڑ، نرم ہڈی کا سرا (ن) مصدر مشاً چوسنا۔

(رؤس العظام كالمرفقين والكفين)

الكتد: (ج) اكتاد، کاندھا مونڈھا۔ دونوں مونڈھوں کے درمیان کی جگہ جس پر گردن ٹکتی ہے۔

(مجمع الكتفين وهو الكاهل)

أجرد: (ج) جرد صیغہ صفت (س) جسم پر بالوں کا کم ہونا۔ برہنہ ہونا۔ (ن) چھیلنا (تفعیل) ننگا کرنا۔ (من لاشعر عليه)

تقلع: (تفعل) کسی چیز کو جڑ سے اکھاڑنا۔ قوت سے قدم اٹھانا۔

(رفع برجليه رفعا بائنا متدار كا احدهما بالاخرىٰ بمعنى تكفي.

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## (ج) امام ترمذیؒ نے اصمعی سے حدیث میں مذکورہ الفاظ کی جو تشریح نقل کی ہے وہ یہ ہے:

الممغط: الذاهب طولا. تمغط في نشابته، یعنی پیر کو زیادہ لمبا کر دینا اور کھینچ دینا۔

المتردد: الداخل بعضه في بعض قصرا (ایک عضو دوسرے عضو میں داخل ہو کر چھوٹا محسوس ہو۔

القطط: الشديد الجعودة. (بالوں میں گھنگریالہ پن ہو)

الرجل: الذي في شعره جحونة اي تثن قليل (ایسا شخص جس کے بال میں تھوڑا سا خم ہو۔

المطهم: البادن الكثير اللحم. (ایسے بدن والا جس کا گوشت زیادہ ہو)

المكلثم: المدور الوجه (گول چہرے والا)

المشرب: الذي في بياضه حمرة. (جس کی سفید میں سرخی بھی ہو)

الادعج: الشديد سواد العين. (جس کی آنکھوں کی پتلیاں زیادہ کالی ہوں)

الاهدب: الطويل الاشفار (لمبی پلکوں والا)

المسربة: هو الشعر الدقيق الذي كأنه قضيب من الصدر إلى السرة.

(باریک بال گویا سینے سے ناف تک ایک لائن سی ہو)

الشثن: الغليظ الأصابع من الكفين والقدمين.

(ہاتھ پیر کی انگلیاں جو بھاری اور پر گوشت ہوں)

التقلع: ان يمشي بقوة. (آدمی پوری طاقت سے چلے)

الصبب: الحدور (اترنا)

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جليل المشاش: رؤس المناكب. (مونڈھوں کی ہڈیاں)

العشرة: الصحبة. (صحبت)

العشير: الصاحب. (خاندان، گھرانہ)

## سوال (۳) ص:۱

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ بِالطَّوِيْلِ، وَلاَ بِالْقَصِيْرِ، شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، ضَخْمُ الرَّأسِ، وَضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ، طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ، إِذَا مَشىٰ تَكَفَّأَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَلَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلاَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نہ لمبے تھے نہ کوتاہ، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں بھرے گوشت والے تھے، بڑے سر والے، اور جوڑوں کی ہڈیاں بھی بڑی تھیں، سینے سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک لمبی دھاری تھی، آپ جب چلتے تو آگے کو جھک کر چلتے گویا اونچی جگہ سے اتر رہے ہوں اور میں نے ان جیسا نہ پہلے دیکھا نہ بعد میں۔

## (ب) حل لغات

القصير: (ج) قصار صیغہ صفت (ک) پستہ قد ہونا۔

شثن: سخت پر گوشت (س) مصدر شثنا (پر گوشت ہونا، سخت اور موٹا ہونا۔

الكفين: تثنیہ (واحد) کف جمع اکف واکفاف (ہتھیلی)

ضخم: (ج) ضخام، صیغہ صفت (ک) مصدر ضخامۃً موٹا ہونا۔

الكراديس: کردوس کی جمع ہے، دو ہڈیوں کا جوڑ۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

المسربة: مسارب کی جمع. جانے کی جگہ مراد سینے کے بیچوں بیچ وہ لکیر جو ناف تک جاتی ہے۔(ن) پانی کا بہنا۔

یحط: فعل مضارع (مصدر) انحطاط (انفعال) اترنا (ن) مصدر حطا، اترنا اتارنا)

صبب: واحد ہے جمع اصباب: نشیب، اتار چڑھاؤ۔(ن) بہانا (ض) بہنا۔صب الی (ف) محبت کرنا۔

## سوال (۴)

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ سَأَلْتُ خَالِیْ هِنْدَ بْنَ أَبِیْ هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حُلْیَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، وَأَنَا أَشْتَهِیْ أَنْ یَصِفَ لِیْ مِنْهَا شَیْئًا أَتَعَلَّقُ بِهٖ فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخْمًا مُفَخَّمًا یَتَلَأْلَأُ وَجْهُهٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ أَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوْعِ وَأَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ عَظِیْمَ الْهَامَةِ رَجِلَ الشَّعْرِ اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِیْقَتُهٗ فَرَّقَهَا وَاِلَّا فَلَا.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تشریح کریں (۳) ہند بن ابی ہالہ سے حضرت حسن بن علیؓ کے رشتہ کی تشریح کریں۔

## (جواب الف: ترجمہ)

حضرت حسن بن علیؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے دریافت کیا وہ آنحضور ﷺ کے حلیہ مبارک کو بہت کثرت اور وضاحت سے بیان کرتے تھے، مجھے یہ خواہش ہوئی کہ وہ ان اوصاف جمیلہ میں سے کچھ میرے سامنے بھی ذکر کریں تاکہ میں ان کے بیان کو محفوظ رکھوں اور ویسا ہی بننے کی کوشش کروں تو انہوں نے فرمایا کہ رسول ﷺ خود عظیم تھے اور دوسروں کے نزدیک بھی معظم تھے، آپ ﷺ کا چہرہ انور چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن تھا، آپ کا قد میانہ قد

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

والوں سے کچھ طویل تھا اور زیادہ لمبے قد والوں کے لحاظ سے کچھ چھوٹے تھے، سر مبارک بڑا تھا، ہلکے خم دار بالوں والے تھے۔ اگر بالوں میں مانگ نکل آئے تو مانگ نکالتے ورنہ اس کا اہتمام نہیں فرماتے۔

## (ب) حل لغات

فخما: مصدر (ک) موٹا ہونا بڑا ہونا (عظیم فی نفسه)

مفخما: اسم مفعول باب تفعیل سے، عظیم المرتبت ہونا، دوسروں کی نظروں میں عظیم اور باعزت ہونا، (معظم فی الصدر العیون عند کل)

یتلألأ: باب تفاعل سے فعل مضارع، چمکنا منور ہونا، روشن ہونا

المشذب: باب تفعیل سے اسم مفعول، بہت زیادہ لمبا باب نصر، ضرب اور افعال سے بھی آتا ہے۔ (اسم مفعول من التشذیب وهو البا ئن الطول فی نخا فةای الطول مع نقص فی لحمه)

الهامة: (ج) هام بمعنی سر، کھوپڑی، دوسری جمع هامات (وسط الرأس والمراد هنا الرائس) جز بول کر کل مراد ہے

عقیقته: (ج) عقائق، بال، چوٹی (ن) کاٹنا، عق الولد والده. نافرمانی کرنا (العق القطع ثم یقال للشعر الخارج علی رائس المولود من بطن أمه لأنه یحلق ویقطع وأما الشعر النابت بعد ذلک فیقال له العقیقة مجازا وهو المراد هناک)

## (۳) ہند بن ابی ہالۃ سے حضرت حسن بن علیؓ کے رشتہ کی تشریح

ہند بن ابی ہالۃ حضرت فاطمہؓ کے اخیافی بھائی تھے، اس لئے حضرت حسن اور حضرت حسینؓ ان کو ماموں کہا کرتے تھے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## سوال (۵) ص:۲

يُجَاوِزُ شَعْرُهُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ إِذَا هُوَ وَفَّرَهُ. أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَاسِعَ الْجَبِيْنِ أَزَجَّ الْحَوَاجِبِ. سَوَابِغَ مِنْ غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ أَقْنَى الْعِرْنِيْنِ لَهُ نُوْرٌ يَعْلُوْهُ يَحْسَبُهُ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمَّ كَثَّ اللِّحْيَةِ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ ضَلِيْعَ الْفَمِ مُفَلَّجَ الأَسْنَانِ دَقِيْقَ الْمَسْرُبَةِ كَأَنَّ عُنُقَهُ جِيْدُ دُمْيَةٍ فِيْ صَفَاءِ الْفِضَّةِ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ سَوَاءُ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ عَرِيْضَ الصَّدْرِ بَعِيْدُ مَابَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ أَنْوَرَ الْمُتَجَرَّدِ.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: جب آپ بال بڑھاتے تو وہ کانوں کی لو تک آجاتے، چمکدار کھلتا ہوا رنگ تھا، کشادہ پیشانی والے تھے، لمبے اور خم دار گھنے بھوؤں والے تھے، دونوں ابرو الگ الگ ان کے بیچ میں ایک رگ تھی جو غصہ میں ابھر جاتی، آپ کی ناک بلندی مائل تھی، اور اس پر ایک نور تھا، بغیر غور کئے دیکھنے والا بلند اور اونچی خیال کرتا، آپ گھنی داڑھی والے اور ہموار رخسار والے کشادہ دہن تھے، دانتوں کے درمیان تھوڑی کشادگی تھی، سینے پر بالوں کی ایک باریک لکیر تھی گویا آپ کی گردن مورتی کی طرح خوبصورت تراشی ہوئی چاندی کی طرح صاف تھی، آپ کا جسم مکمل طور پر معتدل اور پر گوشت اور گھٹا ہوا تھا، پیٹ اور سینہ برابر، دونوں مونڈھوں کے درمیان نسبۃً زیادہ فاصلہ، جوڑوں کی ہڈیاں مضبوط اور بھاری، کپڑا اتارنے کی حالت میں آپ کا بدن روشن اور چمکدار ہوتا۔

## (ب) حل لغات

وفر: واحد مذکر ماضی باب تفعیل سے زیادہ کرنا، بڑھانا، مجرد میں (ض) سے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

مستعمل ہے

أزهر: صیغہ صفت (س،ک) چمکدار ہونا، روشن ہونا۔(وهو المتوسط بين الحمرة والبياض)

أزج: صیغہ صفت (ض) مصدر زجاً، لانبی پتلی اور گھنی ابرو والا ہونا۔

سوابغ: سابغ کی جمع ہے (ن) مصدر سبوغاً مکمل ہونا پورا ہونا (کوامل)

قرن: باب ضرب سے مصدر بمعنی ملانا۔

يدر: باب افعال سے واحد مذکر غائب فعل مضارع بھر دینا حرکت دینا (وهو في اللغة إخراج الريح المطر من السحاب)

اقنى: صیغہ صفت (ج) قنو (س) بلند ہونا۔(طول الأنف ودقة ارنبته وحدب في وسطه)

العرنين: (ج) عرانين، ناک کا بانسہ، ناک

أشم: صیغہ صفت (ن،س) سونگھنا۔مراد ہے بہت بلند

كث: صیغہ صفت (ج) كثاث (ض،س) مصدر كثاً، گھنا اور گنجان ہونا۔

سهل: صیغہ صفت (ج) سہول (ک) نرم ہونا، آسان ہونا۔

ضليع: صیغہ صفت (ج) ضلع، بڑے منہ والا (ک) بڑے منہ والا ہونا، مضبوط ہونا

مفلج: باب تفعیل سے اسم مفعول، ایک دوسرے سے جدا کرنا، (س) دانتوں میں فاصلے والا ہونا فالج ہونا (الانفراج ضد الامتراس)

جيد: (ج) اجياد، جيود گردن (العنق) (س) گردن کا پتلا اور لمبا ہونا

دمية: (ج) دمیٰ، گڑیا، پتھر، ہاتھی کے دانت، شیشے کی موتی (اصنام اتخذت من اسنان الفيل)

بادن: صیغہ صفت (جمع) بدن، مضبوط اور قوی بدن (ضخم لا السمن

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

المفرط المستوجب لرخاوة البدن وهو مذموم)

ضخم: صیغہ صفت (ج) ضخام (ک) ضخامۃ موٹا ہونا۔

الکرادیس: کردوس کی جمع ہے، دو ہڈیوں کا جوڑ

المتجرد: باب تفعل سے اسم مفعول، خالی ہونا ننگا ہونا۔ (اسم مفعول من التجرد معناہ ماجرد عنہ الثوب من البدن)

## سوال (۶) ص:۲

كَانَ دَقِيْقَ الْمَسْرُبَةِ كَأَنَّ عُنُقَهُ جِيْدُ دُمْيَةٍ فِيْ صَفَاءِ الْفِضَّةِ، مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ، بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ، سَوَاءُ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ، عَرِيْضَ الصَّدْرِ، بَعِيْدُ مَابَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ، أَنْوَرَ الْمُتَجَرَّدِ، مَوْصُوْلَ مَابَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعْرٍ يَجْرِيْ كَالْخَطِّ عَارِيَ الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوَا ذٰلِكَ أَشْعَرَ الذِّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ، وَأَعَالِيَ الصَّدْرِ، طَوِيْلَ الزَّنْدَيْنِ، رَحْبَ الرَّاحَةِ، شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، سَائِلَ الأَطْرَافِ، أَوْ قَالَ: شَائِلَ الأَطْرَافِ، خُمْصَانَ الأَخْمَصَيْنِ.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں (۳) مما سوا ذالک کا مشار الیہ متعین کریں

## جواب (الف)

ترجمہ: سینے پر بالوں کی ایک باریک سی لکیر تھی، گویا آپ کی گردن مورتی کی طرح خوبصورت تراشی ہوئی، چاندی کی طرح صاف تھی، جسم مکمل طور پر معتدل، پر گوشت اور گھٹا ہوا تھا، پیٹ اور سینہ برابر لیکن سینہ فراخ اور چوڑا تھا، دونوں مونڈھوں کے درمیان قدرے زیادہ فصل تھا، جوڑوں کی ہڈیاں قوی اور کلاں تھیں، کپڑا اتارنے کی حالت میں آپ کا بدن روشن اور چمکدار ہوتا، ناف اور سینہ کے درمیان لکیر کی طرح

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سے بالوں کی ایک باریک دھاری تھی۔اس لکیر کے علاوہ دونوں چھاتیاں اور پیٹ مبارک بالوں سے خالی تھا، البتہ دونوں بازوں اور کندھوں اور سینہ مبارک کے بالائی حصہ پر بال تھے، دونوں کلائیاں طویل اور ہتھیلیاں کشادہ تھیں، دونوں ہاتھ اور پیر پر گوشت، ہاتھ پاؤں کی انگلیاں تناسب کے ساتھ لانبی تھیں۔

## حل لغات:

المسربة: (ج) مسارب جانے کی جگہ مراد سینے کے بچیوں بیچ وہ لکیر جو ناف تک جاتی ہے۔

جید: (ج) اجیاد، جیود گردن

دمية: (ج) دمیٰ، پتھر ہاتھی کے دانت، شیشے کی موتی (اصنام اتخذت من اسنان الفيل)

متماسک: اسم فاعل باب تفاعل سے چمٹنا، ایک دوسرے کو پکڑنا۔

عريض: صیغۂ صفت (ج) عراض (ک) چوڑا ہونا۔

ضخم: صیغہ صفت (ج) ضخام (ک) مصدر ضخامۃ موٹا ہونا۔

الكراديس: کردوس کی جمع ہے، دو ہڈیوں کا جوڑ

المتجرد: باب تفعل سے اسم مفعول خالی ہونا ننگا ہونا

اللبة: (ج) لباب، لب کا اسم ہے قلادہ ڈالنے کی جگہ۔(النقرة التي فوق الصدر او موضع القلادة)

الزندين: زند کا تثنیہ ہے (ج) زناد، ازند۔کلائی

رحب: (ج) رحاب صیغۂ صفت کشادہ (ک) کشادہ ہونا، فراخ ہونا۔(تفعیل) کشادہ کرنا (واسع الكف حسا اما محمول على الحقيقة او كناية عن الجود)

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

راحة(ج) راحات ہتھیلی

سائل: باب ضرب سے اسم فاعل مصدر ''سیلان'' بہنا لمبائی میں بہنا

شائل: اسم فاعل(ن) بلند ہونا۔اونچا اٹھ جانا۔

خمصان بروزن فعلان صیغہ صفت گہرا(س،ک) خالی ہونا گہرا ہونا ''خمص القدم'' پیر کے نچلے حصہ کا زمین سے اٹھا رہنا۔

الأخمصين: أخمص کا تثنیہ ہے(ج) أخامص خمص، تلوا

## (ج)

مما سوا ذالک میں ذالک کا مشارالیہ خط ہے یعنی اس لکیر کے علاوہ دونوں چھاتیاں اور پیٹ مبارک بالوں سے خالی تھا، البتہ دونوں بازوں اور کندھوں اور سینہ مبارک کے بالائی حصہ پر بال تھے

## سوال (۷) ص:۲

طَوِيْلَ الزِّنْدَيْنِ، رَحْبَ الرَّاحَةِ، شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، سَائِلَ الأَطْرَافِ أَوْ قَالَ: شَائِلَ الأَطْرَافِ، خَمْصَانَ الأَخْمَصَيْنِ. مُسَيَّحَ الْقَدَمَيْنِ، يَنْبُوْ عَنْهُمَا الْمَاءُ، إِذَا زَالَ قَلْعًا، يَخْطُوْا تَكَفِّيًا، وَيَمْشِيْ هَوْنًا، ذَرِيْعَ الْمِشْيَةِ، إِذَا مَشٰى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ، وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيْعًا، خَافِضَ الطَّرْفِ، نَظْرُهُ إِلَى الْأَرْضِ أَكْثَرُ مِنْ نَظَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ، جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ، يَسُوْقُ أَصْحَابَهُ، يَبْدَأُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں

## جواب (الف)

ترجمہ: دونوں کلائیاں طویل اور ہتھیلیاں کشادہ تھیں، دونوں ہاتھ اور پیر

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

گوشت انگلیاں لمبی، تلوے زمیں سے لگ جانے والے نہیں بلکہ کچھ گہرے اور دونو پاؤں ہموار چکنے کہ پانی ان سے چکنے پن کی وجہ سے فوراً ڈھل جاتا جب پاؤں اٹھاتے تو پوری قوت سے اور آگے کی طرف جھک کر چلتے تو بہت آہستہ قدم پڑتا تیز رفتار تھے قدم فاصلہ کے ساتھ رکھتے تھے، زمین کی طرف آپ کی نظریں بہ نسبت آسمان کی طرف اٹھانے کے زیادہ رہتیں، آپ کا دیکھنا زیادہ تر گوشۂ چشم سے ہوتا، ساتھ چلتے ہوئے اپنے اصحاب کو آگے رکھتے، کوئی ملتا تو سلام میں سبقت فرماتے۔

## (ب) حل لغات

الزندین: زند کی تثنیہ ہے (ج) زناد، ازند کلائی

شثن: سخت پر گوشت (س) مصدر شثنا (پر گوشت ہونا، سخت اور موٹا ہونا۔

خمصان: صیغہ صفت، گہرا (ک، س) خالی ہونا گہرا ہونا، دبلا ہونا۔

خمص القدم: پیر کے نچلے حصے (تلوے کا) زمین سے اٹھا رہنا

اخمصین: اخمص کا تثنیہ (ج) اخامص تلوا

مسیح: صاف چکنا ہموار (تفعیل) بہانا (ف) چکنا کرنا۔

ینبو: باب نصر سے فعل مضارع، اچٹ جانا، ڈھل جانا، کسی چیز کا اپنی جگہ سے کھسک جانا۔ دور ہو جانا، نفرت کرنا۔

قلعا: مصدر (ف) اکھاڑنا، کسی چیز کو اس کی جگہ سے ہٹانا۔ قوت سے قدم اٹھانا یہ مفعول مطلق ہے اس کا فعل محذوف ہے۔

ھونا: مصدر (ن) آسان ہونا، نرم ہونا۔ ھان ھونا. ذلیل ہونا

ذریع: صیغۂ صفت (ج) ذرع (ک) تیز اور کشادہ قدم ہونا

الصبب: (ج) أصباب، نشیب، نچلا حصہ (ن) صبا وادی میں اترنا،

الطرف: آنکھ، (ھو العین لیس له جمع لأنه مصدر أو إسم جنس)

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جل: (ج) جلال ، اجلال (ض) بڑا ہونا ،

نظر: (ج) أنظار ، نگاہ، آنکھ (ن) دیکھنا،

یسوق: باب نصر سے فعل مضارع واحد مذکر غائب، مصدر "سوقا" پیچھے سے ہانکنا،

الملاحظة: باب مفاعلة سے مصدر ہے (گوشہ چشم سے دیکھنا)

الخافض: اسم فاعل ، خفض خفضا، جھکانا، نیچے کرنا

## سوال (۸) ص:۲

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبت بِيْ خَالَتِيْ اِلىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِع، فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَأسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرْكَةِ، وَتَوَضَّأ، فَشَرِبْتُ مِنْ وُضُوئِهٖ،وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلىٰ الْخَاتَمِ الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، فَاِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) مختصر تشریح کریں (۳) خاتم نبوت کے بارے میں مختلف روایتوں میں تطبیق دیں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزیدؓ کہتے ہیں کہ مجھے میری خالہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور ان سے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ میرا بھانجہ بیمار ہے تو نبی کریم ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی، پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا تو میں نے وضو کے بچے ہوئے پانی کو پی لیا، اور یوں ہی آپ کی پشت پر کھڑا ہو گیا تو میں وہ مہر دیکھی جو آپ کے کتفین کے درمیان تھی، وہ مسہری کی گھنڈی کے برابر تھی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## (ب) تشریح

اس حدیث میں دو چیزیں توضیح طلب ہیں ایک یہ کہ انہوں نے وضو کا پانی پیا ہے اس سے شوافع استدلال کرتے ہیں کہ ماء مستعمل طاہر اور مطہر ہے، جبکہ یہ استدلال درست نہیں ہے کیونکہ یہ متحقق نہیں کہ انہوں نے اس پانی کا کون سا حصہ پیا ہے اور وضوء بفتح الواو بہت سے مفہوم پر مشتمل ہے احناف کہتے ہیں کہ باقی ماندہ پانی تھا جو بہر حال پاک ہے،

دوسری بات یہ ہے کہ حضور ﷺ کا جھوٹا، فضلہ ماء مستعمل، سب پاک ہیں ان کے اوپر دوسروں کے معاملات کو قیاس نہیں کیا جا سکتا،

دوسری چیز اس میں "زر الحجلة" کی بحث ہے، ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ جمہور نے اس کا ترجمہ مسہری کی گھنڈی ہی کیا ہے، مگر کچھ افراد اس کا مطلب چکور کے انڈے سے لیتے ہیں۔ (جمع الفضائل ۴۹۱)

فمسح رسول الله الخ. ہمارے اکابر کی رائے یہ ہے کہ حضور ﷺ نے شفقت کے طور پر سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔

(ج) التطبيق بين الروايات المختلفة

مہر نبوت کی مقدار اور رنگ میں روایات مختلف ہیں، قرطبی نے ان میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ وہ کم و زیادہ بھی ہو جاتی تھی، اور اس کا رنگ بھی مختلف ہوتا رہتا تھا، بندہ ناچیز کے نزدیک دوسری طرح جمع یہ بھی ممکن ہیں کہ حقیقت میں یہ سب تشبیہات ہیں اور تشبیہ ہر شخص کی اپنے ذہن کے موافق ہوتی ہے جو تقریبی حالت ہوتی ہے اور تقریب کے اختلاف میں اشکال نہیں ہوتا۔

(خصائل ص: ۴۹)

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## سوال (۹) ص:۳۰

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهٖ فَدُرْتُ هٰكَذَا مِنْ خَلْفِهٖ، فَعَرَفَ الَّذِيْ أُرِيْدُ، فَأَلْقَى الرِّدَاءَ عَنْ ظَهْرِهٖ، فَرَأَيْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ عَلٰى كَتِفَيْهِ مِثْلَ الْجُمْعِ حَوْلَهَا خَيْلَانٌ كَأَنَّهَا ثَآلِيْلُ فَرَجَعْتُ حَتّٰى اسْتَقْبَلْتُهٗ فَقُلْتُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ وَلَكَ

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) مہر نبوت کب لگی ہے! (۳) مہر آپ کی وفات کے بعد باقی رہی یا نہیں؟ (۴) مختلف روایتوں میں تطبیق دیں (۵) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق لکھیے۔

## جواب (الف)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سرجسؓ کہتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا درانحالیکہ وہ اپنے اصحاب کے مجمع میں تھے، تو میں نے ان کی پشت پر اس طرح چکر لگایا کہ آپ ﷺ نے میرا مدعا سمجھ لیا تھا، چنانچہ آپؐ نے اپنی پشت سے چادر ہٹائی تو میں نے دونوں شانوں کی درمیان میں مہر نبوت کی جگہ دیکھ لی جو مٹھی کے مانند تھی، اور اس کے گرد تل تھے لگتا تھا وہ مسے ہوں، پھر میں واپس ان کے سامنے آ گیا اور کہا یارسول اللہ ﷺ اللہ آپ کی مغفرت فرمائے تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری بھی۔

## (ب) مہر نبوت کب لگی ہے،

## (ج) مہر آپ کی وفات کے بعد باقی رہی یا نہیں؟

مہر نبوت حضور ﷺ کے بدن مبارک پر ولادت ہی کے وقت سے تھی جیسا کہ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

صاحب فتح الباری نے بواسطہ یعقوب بن حسن حضرت عائشہؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے نیز مہر نبوت آپ ﷺ کی وفات کے بعد باقی نہیں رہی تھی، چنانچہ جب حضور کی وفات میں بعد صحابہ کو شک ہوا تو حضرت اسماءؓ نے مہر نبوت کے نہ ہونے سے وصال پر استدلال کیا کہ اس وقت وہ نہیں رہی تھی۔

(اختلف المحدثون عن خاتم النبوة أنه ولد به أو وضع بعد ولادته فعند أبی نعیم أنه لما أخرج الملک صرة من حریر أبیض فیها خاتم فضرب علی کتفیه کالبیضة.

وقال الشیخ فی خصائل النبوی إن الخاتم کان علی ظهر النبی ﷺ منذ ولد کما نقل الحافظ عن یعقوب بن حسن عن عائشة فی فتح الباری)

## (د) مہر نبوت پر کوئی جملہ لکھا ہوا تھا یا نہیں؟

اس میں اختلاف ہے کہ اس مہر نبوت پر کچھ لکھا ہوا تھا یا نہیں، ابن حبان وغیرہؒ نے اس کی تصحیح کی ہے کہ اس پر محمد رسول اللہ ﷺ لکھا ہوا تھا لیکن یہ ان کا مغالطہ ہے مہر نبوت پر کچھ لکھا ہوا نہیں تھا۔ (عبدالخالق مدراسی) اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پر (سر فأنت المنصور) لکھا ہوا تھا۔ بعض اکابر کی رائے یہ ہے کہ یہ روایتیں ثبوت کے درجہ کو نہیں پہنچی ہیں۔

(خصائل ص:۴۶)

## (ر) التطبیق بین الروایات المختلفة

مہر نبوت کے سلسلہ میں مختلف طرح کی روایتیں ہیں کہیں تو روای نے مسہری کی گھنڈی کے مانند بتایا ہے، کہیں کبوتر کے انڈے کے برابر کہیں بالوں کا مجموعہ، کہیں گوشت کا ابھرا ہوا ٹکڑا، کہیں سرخ غدود، کہیں ہرے رنگ کا ٹکڑا اور کسی جگہ نور کا لفظ آیا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ہے لیکن علماء کہتے ہیں کہ ان روایات میں حقیقت میں اختلاف نہیں ہے بلکہ اصل معاملہ یہ ہے کہ دیکھنے والوں نے دیکھا اور اپنی منشا کے مطابق اس کی تشبیہ دی لیکن سبھوں نے گویا یہ ضرور بتایا کہ گوشت کا ایک ٹکڑا سا تھا جو نمایاں تھا بعض اصحاب نے مزید یہ روایت کی ہے کہ اس کے اردگرد بال تھے اس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ بالوں ہی کا کوئی مجموعہ ہو۔

## (س) حل لغات

درت: باب نصر سے فعل ماضی واحد متکلم۔ گھومنا چکر لگانا۔

الجمع: (ج) اجماع، مٹھی گھونسا (هو جمع الكف بحيث تجمع الاصابع وتضمها)

خیلان: خال کی جمع ہے ''تل'' دوسری جمع اخيلة (الشامة في الجسد)

ثالیل: ثولول کی جمع ہے بمعنی مسہ (هي الحبة التي تظهر في الجلد مثل الحمصة فما دونها)

زر: (ج) ازرار، زرور بٹن، گھنڈی (ن، س) افعال سے بٹن لگانا۔ بعض محدثین نے رِزٌّ پڑھا ہے جمع رزاز

الحجلة: (ج) حجل، حجال گنبد نما کپڑوں سے آراستہ کیا ہوا دلہن کا کمرہ، گھر کے اندر دلہن کے لئے لگایا ہوا پردہ۔

## سوال (۱۰) ص: ۳۰

عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ دُوْنَ الْوَفْرَةِ.

(۱) وفرہ، لمہ، جمہ کی تحقیق کریں (۲) اغتسال الرجل من فضل المرأة واغتسال المرأة من فضل الرجل کے سلسلہ میں ائمہ اربعہ کے اختلاف پر

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

روشنی ڈالئے (۳) اس طرح نہانے سے کشف عورت جانبین سے ہوتا ہے جو دوسرے نصوص کے خلاف ہے اس کا معقول جواب تحریر کریں۔

## جواب (الف)

وفرة: الوفرة شحمة الاذن (جب بال کان کی لو تک پہونچے تو اسے وفرہ کہتے ہیں۔

جمة: إذا بلغت إلى المنكبين فهي جمة (جب بال مونڈھوں تک پہونچ جائے تو جمہ کہتے ہیں۔

لمة: إذا جاوزت شحمة الأذن (اگر کان کی لو سے آگے تجاوز کر جائے تو اسے لمہ کہتے ہیں۔

(حاشیہ شمائل ترمذی)

## (ب) اختلاف ائمہ

یہاں پر چند صورتیں ہیں (۱) مرد و عورت اکھٹے وضو یا غسل کے لئے بڑے برتن سے اپنے اپنے ہاتھ سے پانی لے کر طہارت حاصل کریں (۲) مرد کا فضل طہور (وضو یا غسل سے بچا ہوا پانی) مرد کے لئے (۳) عورت کا فضل طہور عورت کے لئے (۴) مرد کا فضل طہور عورت کے لئے، یہ سب صورتیں باتفاق ائمہ جائز ہیں۔ (۵) عورت کا فضل طہور مرد کے لئے اس میں اختلاف ہے۔

(المسائل والدلائل ص: ۵۸)

امام احمدؒ اور اصحاب ظواہر فرماتے ہیں کہ عورت کے بچے ہوئے پانی کا مرد کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

دلیل: حضرت حکم غفاریؓ کی حدیث ہے: نهى رسول الله ﷺ عن فضل طهور المرأة کہ آپ ﷺ نے عورت کے بچے ہوئے پانی کے استعمال کرنے سے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

منع فرمایا ہے (ترمذی)

دوسری دلیل: حکم بن عمرؓ سے مروی ہے ان النبیؐ نهی ان یتوضأ بفضل طهور المرأة .(اخرجه ابو دائود ، ابن ماجه، احمد، دارقطنی)

جواب یہ ہے کہ حدیث مذکورہ میں نہی کراہت تنزیہی پر محمول ہے اور کراہت تنزیہی بھی جواز ہی کا ایک شعبہ ہے۔

ائمہ ثلاثہ اور جمہور علماء فرماتے ہیں کہ عورت کے بچے ہوئے پانی کا مرد کیلئے استعمال کرنا جائز ہے۔

دلیل: حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی حدیث ہے جس میں حضرت میمونہؓ کے الفاظ یہ منقول ہیں: كنت أغتسل أنا ورسول الله من إناء واحد من الجنابة، کہ میں اور آپ ﷺ ایک ہی برتن سے جنابت کا غسل کرتے تھے، اس حدیث سے صراحۃً ثابت ہوتا ہے کہ عورت کے بچے ہوئے پانی کا مرد کے لئے استعمال کرنا جائز ہے۔ اور جواز کی روایات زیادہ صحیح ہیں جو حضرت عائشہؓ اور میمونہؓ سے مروی ہیں۔ اور جواز کی روایات کی صحت کی امام بخاری، بیہقی اور ابن العربی رحمہم اللہ وغیرہ نے تصریح کی ہے۔

## (ج) دفع تعارض

حضرت عائشہؓ اس روایت میں نبی کریم ﷺ اور اپنے غسل فرمانے کا ذکر کر رہی ہیں کہ ہم دونوں ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے جس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ ہم یکے بعد دیگرے ایک ہی برتن سے نہایا کرتے تھے، ایسے صورت میں آنحضور ﷺ کا پہلے غسل کیا جانا درشان ادب معلوم ہوتا ہے۔

اور اگر اس کا مطلب یہ ہو کہ ہم ساتھ ہی میں غسل کیا کرتے تھے معیت کے مفہوم میں تو ایسی صورت میں مکمل پردے کی صورت ہوگی کیونکہ حضور ﷺ اور ام

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

المؤمنین حضرت عائشہؓ دونوں کا باکمال اور حیادار ہونا محقق ہے۔

(ماخوذ از عبدالخالق مدراسی)

## سوال (۱۱) ص:۴

عَنْ قَتَادَةَؓ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ: هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ، إِنَّمَا كَانَ شَيْباً فِيْ صُدْغَيْهِ، وَلٰكِنْ أَبُوْ بَكْرٍ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَؓ سُئِلَ عَنْهُ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) آپ کے خضاب لگانے نہ لگانے سے متعلق علماء کی آراء کو ان کے دلائل کے ساتھ ذکر کریں، امام ترمذیؒ کی اس بارے میں کیا تحقیق ہے اس کو بھی ذِکر کریں (۳) دونوں روایتوں میں بظاہر تعارض ہے اس کو بھی رفع کریں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: حضرت قتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ کیا نبی ﷺ نے خضاب کیا تھا، تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے بالوں کی سفیدی اس حد تک پہنچی ہی نہیں تھی، البتہ ان کی دونوں کنپٹیوں میں سفیدی آگئی تھی ہاں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مہندی اور کتم سے خضاب کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ نے بالوں میں خضاب فرمایا تھا انہوں نے کہا ہاں۔

(ب) آپ ﷺ کے خضاب لگانے نہ لگانے سے متعلق علماء کی آراء

اکثر حضرات کے نزدیک، امام ترمذیؒ کا میلان خضاب نہ کرنے کی طرف ہے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

حنفیہ بھی اسی طرف مائل ہیں، چنانچہ، درمختار میں اس کی تصریح کی ہے کہ حضور ﷺ کا خضاب نہ کرنا زیادہ صحیح ہے (خصائل ۸۱) حضرت انس کی روایت میں ہے حضرت قتادہؓ نے حضرت انسؓ سے پوچھا "هل خضب رسول الله ﷺ قال لم يبلغ ذلك ،في رواية لم يبلغ الخضاب أيضا" اس سوال وجواب سے آپ ﷺ کے خضاب لگانے کی صراحۃً نفی ہورہی ہے، لیکن اس کے برعکس حضرت ابن عمرؓ کی روایت صحیحین میں موجود ہے جسمیں یہ الفاظ ہیں، رائت النبی ﷺ يصبغ بالصفرة ، اس سے خضاب لگانے کا صراحۃً اثبات ہورہا ہے اور یہی بعض علماء کا قول ہے۔ (ماخوذ از عبدالخالق مدراسی)

علامہ بیجوریؒ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے کبھی کبھی خضاب فرمایا اور اکثر نہیں کیا۔

## (ج) دفع تعارض

دونوں روایتوں میں اس طرح تطبیق دی گئی ہے

(۱) حضرت انسؓ کی روایت جسمیں صراحۃً خضاب لگانے کی نفی ہورہی ہے اکثری اور عمومی احوال پر محمول ہے اور حضرت ابوھریرہؓ کی روایت سے جو اثبات ہورہا ہے وہ بعض احوال پر محمول ہے یعنی کہ آپ ﷺ نے اکثر وبیشتر خضاب نہیں لگایا البتہ کبھی کبھی لگایا ہے

(قال النوی ،إنه صبغ في وقت وترک في معظم الاوقات فاخبر کل بما رای وهو صادق وهذا التاویل کالمتعین للجمع به بین الاحادیث ) (حاشیہ شمائل ۱۴) حاشیہ مشکوۃ ۳۸۴

(۲) حضرت انسؓ کی روایت کو حقیقت پر اور ام سلمہ کی روایت کو مجاز پر محمول کرلیا جائے ،اس طرح کہ آپ ﷺ کے بال کے رنگ دردسر کی بنا پر مہندی لگانے کی وجہ سے متغیر ہوگئے تھے، اسی وجہ سے لوگوں نے اس کو خضاب لگا ہوا گمان کیا، یا پھر زیادہ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

خوشبوؤں میں ملوث (رکھے رہنے) کی وجہ سے رنگ میں تبدیلی آگئی تھی یا بالوں کی سفیدی سے پہلے بوڑھاپے کے وقت عام طور پر جو سرخی ظاہر ہونے لگتی ہے ممکن ہے اسی کو مجازاً خضاب کہدیا گیا ہو

## سوال (۱۲) ص:۴

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَؓ سُئِلَ عَنْهُ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: نَعَمْ.

عَنْ قَتَادَةَؓ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ شيباً فِيْ صُدْغَيْهِ، وَلٰكِنْ أَبُوْ بَكْرٍ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(۱) خضاب کا کیا حکم ہے (۲) امام بخاریؒ اور امام ترمذیؒ کی نبیؐ کے خضاب کرنے کے بارے میں کیا رائے ہے (۳) کالے رنگ کے خضاب کا کیا حکم ہے؟ (۴) کتم کی تحقیق کیجئے (۵) نبی ﷺ کے خضاب کرنے کے سلسلے میں احناف کی کیا رائے ہے (۶) مذکورہ بالا دونوں روایتوں میں بظاہر تعارض ہے اس کو رفع کریں۔

## جواب۔(۱) خضاب کا شرعی حکم

کالے خضاب کے علاوہ دوسری چیزوں مثلاً، حنا، کتم وغیرہ کا خضاب لگانا جائز ہے، اور حنفیہ کے نزدیک مستحب ہے اور شافعیہ کے نزدیک سنت ہے۔

البتہ بعض علماء نے فقط جہاد کے موقع پر دشمنوں کے سامنے رعب جمانے کے واسطے کالے خضاب کی بھی رخصت دی ہے، اور دوسرے بعض حضرات نے کہا ہے کہ عورتوں کے لئے جائز اور مردوں کے لئے ناجائز ہے۔

(انظر مرقات المفاتیح ۸/۲۳۳)

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## (۲) حضور ﷺ کے خضاب کے بارے میں امام بخاری اور امام ترمذی کی رائے

کچھ لوگ کہتے ہیں امام ترمذیؒ کا رجحان اس بات کی طرف ہے کہ حضور ﷺ نے خضاب کیا ہے۔ لیکن اکثر حضرات کے نزدیک، امام ترمذیؒ اور امام بخاریؒ کا میلان خضاب نہ کرنے کی طرف ہے۔

## (۳) کالے رنگ کے خضاب کا حکم

حنفیہ اور جمہور علماء کرام کالے خضاب کو مکروہ قرار دیتے ہیں، اور علامہ نوویؒ نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے اور یہی قول مختار ہے، شافعیہ نے سیاہ خضاب کو حرام قرار دیا ہے اور بعض علماء کرام نے فقط جہاد کے موقع پر دشمنوں کے سامنے رعب جمانے کے واسطے کالے خضاب کی بھی رخصت دی ہے، اور بعض لوگوں نے عورتوں کے لئے جائز اور مردوں کے لئے ناجائز قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (المرقاۃ ۸/۲۳۳ بحوالہ محمود المرأۃ ۳۵۸)

## (۴) کتم کی تحقیق

الکتم بفتح الکاف والتاء بعض لغت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ کتم ایک طرح کا پتہ ہوتا ہے جس سے رنگنے کا کام لیا جاتا ہے، اور فائق میں لکھا ہے کہ کتم ایک طرح کی گھاس ہے جسے وسم کے ساتھ ملا کر کالے خضاب کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

اختلف اهل العلم فی تفسیر الکتم، ففی بعض کتب اللغة : هو ورق شبه ورق الآس یصبغ به وفی الصحاح :الکتم نبت یخلط مع الوسمة للخضاب کذا فی الفائق الا فیه للخضاب الاسود ،هکذا اقوال کثیرة .

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## (۶) دفع تعارض

دونوں روایتوں میں اس طرح تطبیق دی گئی ہے لم یختضب والی روایت اکثری اور عمومی احوال پر محمول ہے، اور ابو ہریرہؓ کی روایت سے جو اثبات ہو رہا ہے وہ بعض احوال پر محمول ہے، یعنی کہ آپؐ نے اکثر و بیشتر خضاب نہیں لگایا، البتہ کبھی کبھی لگایا ہے (کمامر)

## (۵) حضور ﷺ کے خضاب کرنے کے بارے میں احناف کی رائے

حنفیہ اس بات کی طرف مائل ہیں کہ حضور ﷺ نے خضاب نہیں فرمایا۔ چنانچہ درمختار میں اس کی تصریح ہے کہ حضور ﷺ کا خضاب نہ کرنا زیادہ صحیح ہے۔ اور علامہ شامیؒ نے اس کی یہ وجہ بتائی ہے کہ حضور ﷺ کی داڑھی اور سر مبارک میں بخاری وغیرہ کی روایت کے موافق سترہ بال سفید تھے۔

(خصائل نبوی، جمع الفضائل: ۸۵)

## سوال (۱۳) ص: ۵

عن انسؓ، قال: كان أحب الثياب إلى النبي ﷺ يلبسه الحبرة.

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کیجئے (ب) حبرہ کے معنی اور اس کے احب ہونے کی وجہ تحریر کیجئے (ج) اس روایت اور روایت ام سلمہؓ "كان أحب الثياب إلى رسول الله القميص" میں بظاہر تعارض ہے آپ دفع تعارض فرمایئے۔

## جواب (الف) ترجمہ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ جو کپڑا پہنا کرتے تھے انمیں یمنی منقش چادر آپؐ کو زیادہ پسند تھی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## (ب) حبرہ کے معنی

الحبرة بکسر الحاء ایک مخصوص قسم کی یمنی چادر ہے جسمیں عام طور پر سرخ دھاریاں ہوتی تھیں اور کبھی کبھی سبز نیلی دھاریاں بھی ہوتی تھیں۔

الحبرة نوع من برود الیمن بخطوط حمر وربما تکون بخضر أوزرق (مرقات ۱۲۳/۸)

## احب ہونے کی وجہ

حبرہ کے أحب إلی النبی ہونے کی بہت سی وجہیں منقول ہیں (۱) حبرہ چادر احب الی النبی اس لئے تھی کہ عرب میں خالص سوت کا کپڑا سب سے زیادہ پسندیدہ شمار ہوتا تھا، اور یہ خالص سوت کی ہوتی تھی اس وجہ سے آپ کو زیادہ محبوب تھی۔

(۲) بعض حضرات نے کہا حبرہ اس لئے آپ کو محبوب تھی کہ اس کا رنگ سبز ہوتا تھا اور سبز رنگ آپ کو زیادہ محبوب تھا کیونکہ سبز رنگ جنتیوں کا لباس بھی ہوگا جیسا کہ طبرانی اور ابن السنی نے نقل کیا ہے، کان احب الالوان الیه الخضرة.

(۳) حبرہ چادر اس لئے آپ کو زیادہ پسند تھی کہ اسمیں بہت زیادہ زیب وزینت نہیں ہوتی تھی بلکہ یہ چادر بالکل سادی ہوتی تھی۔

(۴) آپ کو حبرہ اس لئے زیادہ پسندیدہ تھی کہ میل کچیل اسمیں جلد ظاہر ہو جاتا تھا اس وجہ سے اسکے دھونے اور صاف کرنے کا زیادہ اہتمام ہوتا ہے، ولانها اکثر احتمالا للوسخ (مرقاۃ ۱۲۳/۸ بحوالہ محمود المرأۃ ۲۳۹۔۲۴۰)

## (ج) دفع تعارض

مذکورہ بالا دونوں روایتوں میں تعارض کا جواب یہ ہے کہ قمیص صنعت اور

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کاریگری کے اعتبار سے زیادہ محبوب تھی، اور حبرہ رنگ اور جنس کے اعتبار سے زیادہ محبوب تھی (فالقميص أحب الأنواع باعتبار الصنع، والحبرة أحبها باعتبار اللون أو الجنس (مرقاۃ ۸/۲۳)

بعض لوگوں نے اس طرح تطبیق دی ہے کہ سلے ہوئے کپڑوں میں قمیص پسند تھی، اور بغیر سلے ہوئے کپڑوں میں حبرہ پسند تھی۔ (ماخوذ از حبیب الرحمٰن الاعظمی)

## سوال (۱۴) ص:۶

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِيْ هُرَيْرَةَؓ، وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ، فَتَمَخَّطَ فِيْ أَحَدِهِمَا فَقَالَ: بَخٍ بَخٍ يَتَمَخَّطُ أَبُوْهُرَيْرَةَؓ فِي الْكَتَّانِ، لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيْمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَؓ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيْءُ الْجَائِيْ فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلٰى عُنُقِيْ يَرٰى أَنَّ بِيْ جُنُوْنًا، وَمَابِيْ جُنُوْنٌ، وَمَاهُوَ إِلَّا الْجُوْعُ.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

## جواب (۱) ترجمہ

محمد ابن سیرینؒ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس تھے، اور ان کے بدن پر کتان کے دو رنگین کپڑے تھے، انہوں نے ایک کپڑہ سے اپنی ناک صاف کی اور کہا، واہ واہ ابو ہریرۃ آج کتان سے ناک صاف کر رہا ہے، ایک زمانہ وہ تھا جب میں نے خود کو اس حال میں پایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے منبر اور حضرت عائشہؓ کے حجرہ کے درمیان بے ہوش ہو کر گر پڑتا تھا، آنے والا آتا اور اپنا پیر میری گردن پر رکھتا تھا یہ سمجھتے ہوئے کہ مجھے جنون ہو گیا اور حقیقت میں مجھے جنون نہیں تھا بلکہ وہ تو بھوک کی وجہ سے تھا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## (۲)حل لغات

ممشقان :ممشق کا تثنیہ ہے بمعنی رنگیں،رنگی ہوئی چیز (تفعیل) رنگین ہونا (ای مصبوغان بالمشق بالکسر وھو الطین الأحمر وقیل المِغرة ،قالہ القاری)

تمخط: واحد مذکر غائب (تفعیل) ناک صاف کرنا، رینٹھ صاف کرنا۔

اخر: فعل مضارع واحد متکلم (ن،ض) مصدر خرا،خریرا،گرنا پڑنا۔

بخ بخ: واہ واہ،شاباش،بخبخ البعیر (فعللۃ) اونٹ کا بلبلانا۔

مغشیا: اسم مفعول، بے ہوش (س) غشیا، بے ہوشی طاری ہونا۔

جنونا: مصدر (ن) دیوانہ ہونا، حاصل مصدر ''دیوانگی'' ہے۔

الجوع : بھوک (ن) مصدر ''جوعا،مجاعۃ'' بھوکا ہونا۔

## سوال (۱۵) ص:۲

عَنْ اِبْنِ عُمَرَؓ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، فَكَانَ يَخْتِمُ بِهٖ، وَلَايَلْبَسُهٗ، وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ اِتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ،فَكَانَ فِيْ يَدِهٖ، ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِأَبِيْ بَكْرٍؓ، وَعُمَرَ، ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ عُثْمَانَؓ، حَتّٰى وَقَعَ فِيْ بِئْرِ أَرِيْسٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ .

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ.

(۱)اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) کیا آنحضرت ﷺ ابتداہی سے انگھوٹی استعمال فرماتے تھے یا اس کی کوئی ضرورت پیش آگئی تھی (۳) ابن عمرؓ کی پہلی حدیث اور عبداللہ بن جعفرؓ اور جابرؓ کی روایات میں بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے آپ اس کو رفع کریں۔(۴) بئر اریس کی وضاحت کریں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## جواب: (۱) ترجمہ

حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس سے مہر لگایا کرتے تھے مگر اسے پہنتے نہیں تھے۔

اور دوسری روایت میں ہے جو حضرت ابن عمر سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی چنانچہ وہ انگوٹھی آپؐ کے ہاتھ میں رہی، پھر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں رہی پھر وہ حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں رہی، یہاں تک کہ وہ انگوٹھی بیر اریس میں گر گئی جس کا نقش، **محمد رسول اللہ** تھا۔

## (۲) کیا آپؐ ابتداء سے ہی سے انگوٹھی استعمال فرماتے تھے؟

آنحضورؐ ابتداء سے ہی انگوٹھی استعمال نہیں فرماتے تھے، بلکہ جب آپؐ غزوہ تبوک سے فتح یاب ہوکر مدینہ واپس تشریف لائے ہیں اس وقت مدینہ کے اطراف کے سارے علاقے اور ممالک مسلمانوں کے زیر نگوں ہو چکے تھے اور کفار ومشرکین واہل کتاب نے یا تو اسلام قبول کرلیا تھا یا پھر جزیہ ادا کرنے کی شرط پر صلح کر لی تھی ،اب وہ علاقے باقی رہ گئے تھے جو دور دراز کے تھے، جہاں تبلیغ اسلام کی ضرورت تھی چنانچہ حضورؐ نے دعوت الی اللہ کے لئے ان امراء اور سلاطین کے نام اسلام کی جانب دعوت پر مشتمل مکاتیب لکھنے کا ارادہ فرمایا، تو جو افراد ان غیر ممالک کے طور وطریق اور ان بادشاہوں کی روایات سے واقف تھے انہوں نے آپؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اہل عجم ان خطوط کو قابل اعتناء اور معتبر نہیں مانتے جن پر بھیجنے والے کی مہر نہیں ہوتی ،اس لئے آپؐ مہر کا اہتمام فرمالیں، چنانچہ آپؐ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر اپنے نام کی عبارت ''محمد رسول اللہ'' کندہ کرادیا، پھر سلاطین کے نام مکتوبات جاری فرمائے۔

عن أنسؓ قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ أَنْ يَكْتُبَ إِلىٰ العجم، قيل له: إن

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

العجم لا يقبلون إلا كتابا عليه خاتم فاصطنع خاتما، فكاني انظر إلى بياضه في كفه (شمائل)

## (۳) دفع تعارض

وہ روایات جن سے عدم لبس خاتم ثابت ہوتا ہے، اور وہ روایات جن سے لبس خاتم ثابت ہوتا ہے، دونوں میں اس طرح تطبیق ہوگی (۱) کان یختم به و لا یلبس کا مطلب ہے کہ جس وقت مہر ثبت فرماتے تھے اس وقت انگشتری مبارک دست اقدس میں نہیں ہوتی تھی کیونکہ اسمیں تواضع وانکساری اور ریاء وتکبر سے دوری ہے ،لایلبس کا مطلب یہ نہیں کہ مطلقا انگوٹھی نہیں پہنتے تھے۔

(۲) ان دونوں روایتوں میں اس طرح بھی تطبیق دی جاسکتی ہے کہ آپؐ ہمیشہ انگوٹھی نہیں پہنتے تھے بلکہ بعض اوقات میں مہر وغیرہ لگانے کی حاجت کے وقت پہن لیا کرتے تھے، جیسا کہ بعض روایات میں اس کی صراحت بھی وارد ہوئی ہے۔

## (۴) بئر اریس

اریس بفتح الهمزة وکسر الراء: مدینہ میں مسجد قباء کے نزدیک ایک مشہور کنواں تھا حافظ عسقلانی فرماتے ہیں کہ اریس ایک مشہور باغ ہے اس میں واقع کنواں مراد ہے (جمع الفضائل ۱۳۴)

## سوال (۱۶) ص:۲

عَنْ أَنَسٍؓ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبْشِيًّا
وَعَنْ أَنَسٍؓ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ.

حسب ذیل امور کا جواب تحریر کریں (۱) آپؐ شروع ہی سے انگوٹھی استعمال کرتے تھے یا انگوٹھی بنوانے کی ضرورت پیش آئی تھی (۲) آپ کی انگوٹھیوں کی تعداد کیا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ہے؟ (۳) امت محمدیہ کو برائے زینت انگوٹھی پہننے کی اجازت ہے یا نہیں اس سلسلہ میں فقہاء کی کیا رائے ہے (۴) مذکورہ بالا دونوں حدیثوں میں جو تعارض ہے اس کو دفع کریں۔

## جواب (الف) کیا آپ ﷺ شروع ہی سے انگوٹھی کا استعمال کرتے تھے؟

اس کا جواب سوال نمبر ۱۵ جز نمبر ۲ میں ملاحظہ فرمائیں۔

## (ب) آپ ﷺ کی انگوٹھیوں کی تعداد۔

جمہور علماء ایک انگوٹھی کے قائل ہیں بعض کی رائے یہ ہے کہ حضور ﷺ کی دو انگوٹھیاں تھیں ایک مہر والی اس کو مہر کے کام میں لاتے تھے، اور پہنتے نہیں تھے، دوسری پہننے کے استعمال میں لاتے تھے۔

یہ لوگ مذکورہ دونوں حدیثوں سے استدلال کرتے ہیں بایں طور کہ ایک انگوٹھی وہ تھی جو چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی تھا اور دوسری وہ تھی جو چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا، لیکن اگر دونوں حدیثوں میں تطبیق دے دی جائے تو معلوم ہوگا کہ انگوٹھی ایک ہی تھی۔ تطبیق بایں طور کہ انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا لیکن اس کی بناوٹ یا بنانے والا حبشی تھا۔ (ماخوذ از عبدالخالق مدراسی)

## (ج) امت محمدیہ کو برائے زینت انگوٹھی پہننے کی اجازت ہے یا نہیں؟

حنفیہ کے نزدیک پیتل لوہے وغیرہ کی انگوٹھی ناجائز ہے اور چاندی کی انگوٹھی جمہور کے نزدیک ناجائز ہے پھر علماء کے مابین اختلاف ہے، بعض علماء اس حدیث کی

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

روشنی میں انگوٹھی پہننا سنت قرار دیتے ہیں، بعض علماء نے اس کی تفصیل بیان کی ہے کہ سلطان اور قاضی یا والیوں کے لئے جن کو مہر کی ضرورت پڑتی ہے پہننا مسنون ہے اور دوسروں کے لئے مکروہ مگر بہتر قول یہ ہے کہ پہننا جائز ہے مگر اس کا ترک اولی ہے ،(جمع الفضائل ۲۶)

علماء حنفیہ کی تحقیق شامیؒ کے قول کے مطابق یہ ہے کہ ضرورت مند کے لئے سنت ہے۔ اور ان کے علاوہ دوسروں کے لئے جائز تو ہے لیکن ترک کرنا افضل ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بھی اسی وقت بنوائی تھی جب سلاطین کو خطوط لکھنے کے لئے اس کی ضرورت پیش آئی تھی۔ (خصائل)

## (د) دفع تعارض

جو لوگ دو انگوٹھیوں کے قائل ہوئے ہیں وہ خود مذکورہ حدیثوں کو دو ہونے پر قرینہ بتاتے ہیں، انکے نزدیک تو کوئی اشکال نہیں لیکن جو حضرات ایک انگوٹھی کے قائل ہیں وہ ان دونوں میں اس طرح جمع فرماتے ہیں کہ نگینہ چاندی کا تھا اور حبشی ہونے کے معنی یہ ہیں اس کی بناوٹ حبشی تھی یا نگینہ کالا تھا یا اس کا بنانے والا حبشی تھا ۔فلاتعارض

## سوال (۱۷) ص: ۷

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَىٰ كِسْرَىٰ وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِي فَقِيْلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَايَقْبَلُوْنَ كِتَاباً إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا حَلْقَتُهُ فِضَّةٌ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں (۳) آپ کی انگشتری مبارک میں محمد رسول اللہ کا نقش کتنی سطروں میں کس ترتیب کے ساتھ تھا، تحریر کرتے ہوئے بتلائیں کہ انگوٹھی کس ہاتھ میں پہننا چاہئے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## جواب (الف)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے کسری اور قیصر اور نجاشی کے پاس تبلیغی خطوط لکھنے کا قصد فرمایا تو لوگوں نے عرض کیا کہ حضور ﷺ یہ لوگ بدون مہر کے خطوط قبول نہیں کرتے، اس لئے حضور ﷺ نے ایک مہر بنوائی جس کا حلقہ چاندی کا تھا اس میں محمد رسول اللہ منقوش تھا۔

## (ب) حل لغات

کسری: بکسر الکاف، فارس کے بادشاہ کا لقب یہ معرب ہے خسرو کا جس کے معنی ہیں کشادہ ملک والا۔

قیصر: روم کے بادشاہ کا لقب ہے اس کا نام ہرقل ہے۔

النجاشی: حبشہ کے بادشاہ کا لقب، یہ نجاشی اصمعہ نہیں ہیں جن کے زمانہ میں مسلمانوں نے حبشہ کی ہجرت کی تھی اور جن کی نماز جنازہ آنحضور ﷺ نے غائبانہ ادا کی تھی یہ دوسرا بادشاہ ہے ان کا نام معلوم نہیں۔

## (ج) محمد رسول اللہ کے نقش کی سطریں اور اس کی ترتیب

آپ ﷺ کی انگشتری مبارک میں محمد رسول اللہ کے الفاظ تین سطروں میں کندہ کئے گئے تھے جیسا کہ ایک روایت میں صراحت ہے: کان نقش الخاتم ثلاثة اسطر (مشکوۃ ص:۳۷۸)

اور نقش کی ترتیب اس طرح تھی کہ سب سے اوپر والی سطر میں ''محمد'' اور درمیانی سطر میں ''رسول'' اور آخری سطر میں ''اللہ'' لکھا ہوا تھا۔

جیسا کہ اسماعیلی کی روایت میں اس ترتیب کی صراحت منقول ہے (فإنه قال فيها: روايته) محمد سطر، والسطر الثاني ''رسول'' والسطر الثالث ''اللّٰه''

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

البتہ بعض شراح نے اس کے برعکس بیان کیا ہے یعنی لفظ اللہ سب سے اوپر اور لفظ محمد سب سے نیچے ''رسول'' درمیان میں ''اللہ، رسول، محمد'' لیکن کسی روایت میں اس ترتیب کی تصریح وراد نہیں ہوئی ہے (مرقاۃ ص:۱۸۲ر ج:۸)

اور محققین محدثین کی رائے یہی ہے کہ لفظ محمد کے پہلی سطر میں ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کما قال فی کلام الالهی . محمد رسول الله.

(ماخوذ از عبدالخالق مدراسی)

## انگوٹھی کس ہاتھ میں پہننا چاہیئے؟

آپ ﷺ سے انگشتری مبارک کا دونوں ہاتھوں میں پہننا ثابت ہے پھر علماء کے درمیان یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ انگوٹھی کونسے ہاتھ میں پہننا افضل ہے خود علماء حنفیہ میں بھی اختلاف ہے بعض نے بائیں ہاتھ میں پہننے کو افضل بتایا ہے۔ اور بعض نے دونوں کو مساوی بتایا ہے۔ شامی میں یہی دو قول ہیں۔ ملا علی قاریؒ نے حنفیہ کا ایک قول دائیں کے افضل ہونے کا لکھا ہے۔ لیکن مذہب کے لحاظ سے راجح وہی قول ہے جو علامہ شامی کی تحقیق ہے امام نوویؒ نے دونوں میں بلا کراہت جائز ہونے پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے۔ مالکیہ نے بائیں ہاتھ میں پہننے کو افضل بتایا ہے۔ الغرض احادیث سے دونوں فعل ثابت ہیں۔ (خصائل نبوی) حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ زینت کے لئے یمین بہتر ہے اور مہر لگانے کے لئے ہو تو یسار بہتر ہے (ماخوذ از عبدالخالق مدراسی)

## سوال (۱۷) ص:۷

عَنْ اَنَسٍ قَالَ : كَانَ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ فِضَّةٍ، عَنْ طَالِبِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ هُوْدٍ، وَهُوَ اِبْنُ عَبْدِاللّٰه بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ.

(۱) دونوں حدیث پاک پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) دوسری حدیث میں

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

علی سیفہ ذہب وفضۃ کا مفہوم واضح کریں (۳) تلوار وہتھیار میں سونا لگانے کے بارے میں ائمہ کا مذہب نقل کریں اس طرح چاندی کے استعمال کا حکم بیان کریں ۔(۴) نیز دوسری حدیث کا جواب تحریر کریں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے قبضہ کی گھنڈی چاندی کی تھی۔

ہود کے نانا (مزیدہ) کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے درانحالیکہ آپ کی تلوار میں سونا اور چاندی تھی۔

## (ب) علیٰ سیفہ ذہب وفضۃ کا مفہوم

ہود کے نانا کا نام مزیدہ ہے وہ فتح مکہ کے موقع پر آنحضور ﷺ کی تلوار کا ذکر کررہے ہیں اس میں سونا بھی لگا ہوا تھا اور چاندی بھی، سونا کہاں لگا ہوا تھا اس کی وضاحت نہیں ہے البتہ چاندی کے بارے میں بہت سی راویتوں میں ذکر ہے کہ قبضہ کے نیچے والی رکاوٹ (ٹوپی) چاندی کی ہی تھی۔

(قال طالب: فسألته عن الفضة، فقال كانت قبيعة السيف فضة)

## (ج) تلوار اور ہتھیار میں سونا چاندی کے استعمال کا حکم

تلوار میں سونا لگانا جمہور علماء کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ اور مذکورہ حدیث سے اس لئے استدلال نہیں کیا جاسکتا کہ محدثین نے اس حدیث کو ضعیف بتایا ہے۔ علامہ تورپشتیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی سند قابل اعتماد نہیں ہے۔ البتہ چاندی کی ٹوپی وغیرہ جیسا کہ دوسری روایتوں میں بھی آیا ہے جائز ہے۔ کہتے ہیں کہ چونکہ سونا ناجائز تھا اس لئے راوی نے صرف چاندی کی تحقیق کی کہ وہ کس جگہ تھی، سونے کو دریافت بھی نہیں کیا کہ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

وہ کہا تھا۔ (خصائل نبوی)

تلوار اور ہتھیار میں چاندی کا استعمال قطعی درست ہے البتہ اس پر سونے کا استعمال مباح نہیں ہے (جمع الفضائل ص:۱۴۴)

## (د) دوسری حدیث کا جواب

اس حدیث سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ محدثین نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ علامہ تورپشتیؒ کہتے ہیں کہ اس کی سند قابلِ اعتماد نہیں ہے۔ (خصائل) اور بعض علماء و محدثین نے تفصیل کی ہے وہ کہتے ہیں کہ یا تو وہ ابتداء اسلام کا زمانہ ہوگا جب آپ ﷺ نے سونا لگا ہوا ہتھیار استعمال فرمایا ہوگا یا پھر یہ کہ اس میں کیلیں سونے کی ہوں گی جو احناف کے نزدیک درست ہے۔

اور اگر تلوار پر سونے کی ملمع سازی مان لیں تو پھر اس میں کوئی اختلاف نہ ہوگا کیونکہ سونے کا پانی چڑھا ہو تو تمام علماء اس کو درست قرار دیتے ہیں۔

شوافع کہتے ہیں کہ یہ حدیث ہی صحیح نہیں ہے کہ اس سے ملمع سازی کے درست ہونے پر استدلال کیا جاسکے۔

## سوال (۱۸) ص:۸

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ، وَعَلٰى رَأْسِهٖ الْمِغْفَرُ، قَالَ: فَلَمَّا نَزَعَهُ، جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِبْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: اُقْتُلُوْهُ، قَالَ اِبْنُ شِهَابٍ: وَبَلَغَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) حرم میں حدود و قصاص کے احکام نافذ ہو سکتے ہیں یا نہیں (۳) امام زہری کیا کہنا چاہتے ہیں۔

جواب (الف) حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ فتح مکہ کے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

وقت شہر میں داخل ہوئے تو حضور ﷺ کے سر مبارک پر خود تھی، جب حضور ﷺ نے اس کو اتار دیا تو ایک آدمی آیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابن خطل کعبہ کے پردہ سے لپٹا ہوا ہے حضور ﷺ نے فرمایا (کہ وہ امن والوں میں سے نہیں) اس کو قتل کر ڈالو، زہری کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ حضور ﷺ اس روز محرم نہیں تھے۔

## (ب) حرم میں حدود و قصاص کے احکام نافذ ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

امام شافعیؒ و امام مالکؒ کے نزدیک حرم میں حد لگانا جائز ہے خواہ اس نے حرم میں جنایت کی ہو یا حل میں جنایت کر کے پھر حرم میں داخل ہوا ہو۔

دلیل: حضرت انس کی حدیث ہے۔عن انس، جاء رجل ،وقال إن ابن خطل متعلق باستار الكعبة فقال اقتلوه (بخاری و مسلم)

دیکھئے حضور ﷺ نے حرم ہی میں ابن خطل پر حد جاری فرمائی جب کہ اس نے باہر مسلمان کو قتل کیا تھا معلوم ہوا کہ اگر حل میں جنایت کر کے کوئی حرم میں داخل ہو جائے تو اس پر حرم ہی میں حد جاری کی جا سکتی ہے۔

امام اعظمؒ کے نزدیک حل میں جنایت کر کے حرم میں داخل ہونے والے پر حرم میں حد جاری نہیں کی جائے گی بلکہ اس کو باہر نکلنے کی ترغیب دی جائے گی اور اس سے کلام وغیرہ نہ کیا جائے گا۔

دلیل: حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی حدیث ہے (إن النبی ﷺ قال ان هذا البلد حرمه الله يوم خلق السموات والارض فهو حرام بحرمة الله الى يوم القيامة (بخاری و مسلم)

اس حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ حرم کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے حرام کیا ہے اس لئے اس میں کوئی حد یا قصاص جاری نہیں کیا جائے گا اور ایسے شخص سے کلام بیع وغیرہ ترک کرنے کا حکم حضرت ابن عباسؓ کی ایک حدیث میں ملتا ہے (عن ابن

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

عباسؓ من اصاب حداً ثم دخل الحرم لم یجالس ولم یبائع( ابن ابی شیبہ)

## (ج) امام زھری کے قول کا مطلب

اس حدیث میں امام زہریؒ نے بلغنی سے ایک فقہی مسئلہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حرم میں بغیر احرام کے داخل ہونا جائز ہے یا نہیں، ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ احناف اور جمہور کے نزدیک غیر خائف کے لئے بغیر احرام کے حرم میں داخل ہونا جائز نہیں، شوافع کے صحیح قول کے مطابق جائز ہے عدم وجوب کا قول ابن عمرؓ اور زہریؒ کا بھی ہے اسی کی جانب یہاں انہوں نے اشارہ کیا ہے۔

(جمع الفضائل ص:۱۵۲)

## سوال (۱۹) ص:۸

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ مِغْفَرٌ، فَقِيْلَ لَهُ: هٰذَا اِبْنُ خَطَلٍ؛ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ أُقْتُلُوْهُ.

(۱) ابن خطل کون ہے؟ آپؐ نے اس کے قتل کا حکم کیوں دیا (۲) عام معافی کے اعلان سے مستثنیٰ افراد کی تعداد کتنی ہے؟۔

## جواب (الف) ابن خطل کون ہے؟ کیوں قتل کا حکم دیا گیا؟

نام عبدالعزی ہے، یہ مسلمان ہوکر آپ کی خدمت میں رہا، اور کاتب وحی بھی تھا، ایک دفعہ حضور ﷺ نے اس کو ایک غلام کے ساتھ عامل بنا کر بھیجا، جب وہ حکومت کے مویشیوں کے پاس سے گذرے تو غلام سے کہا میرے لئے ایک بکری ذبح کردو،

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

غلام نے کہنا نہیں مانا تو اس نے غلام کو قتل کر دیا، اور مرتد ہو کر مکہ معظمہ بھاگ گیا اور وہاں آپ کے خلاف ہجویہ کلام کرنے لگا اور اپنی سب وشتم سے آنحضورﷺ کو بڑی اذیت دی تھی، اس لئے باوجود بیت اللہ میں داخل ہونے کے اس کو قتل کر دیا گیا۔

(ماخوذ از عبد الخالق مدراسی)

## (ب) عام معافی کے اعلان سے مستثنیٰ افراد کی تعداد

گیارہ مرد اور چھ عورتیں ایسی تھیں کہ حضورﷺ نے اس وجہ سے کہ ان کے جرائم ناقابل عفو تھے ان کے خون ہدر کر دیئے تھے، اور اس معافی کے عام اعلان سے ان کو مستثنیٰ کر دیا تھا، اور ارشاد فرمایا تھا کہ ان لوگوں کو امن نہیں ہے، ان میں سے بھی سات مرد اور دو عورتیں مسلمان ہو کر معافی میں آ گئے تھے باقی چار مرد اور چار عورتیں قتل کئے گئے۔

## سوال (۲۰) ص: ۸، ۹

عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ، أَنَّهَا رَأَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ، قَالَتْ: فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ.

اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں (۳) القرفصاء کی ہیئت کو واضح کریں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: حضرت قیلہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مسجد میں رسول اللہﷺ کو دیکھا درآں حالیکہ وہ گوٹ مار کر بیٹھے ہوئے تھے، کہتی ہیں کہ جب میں نے آپﷺ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کے بیٹھنے کی حالت میں عاجزانہ انداز کو دیکھا تو میں خوف سے کانپ اٹھی۔

## (ب) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق

القرفصاء: یہ بیٹھنے کی ایک حالت ہے جس کو اکڑوں بیٹھنا کہا جاتا ہے۔یعنی سرین کے بل بیٹھ کر دونوں رانوں کو پیٹ سے ملانا اور دونوں ہاتھوں کا پنڈلیوں کے اوپر حلقہ بنا کر ہاتھوں کو ٹانگوں کے گرد باندھنا (بعثرۃ) مصدر ''قرفصۃ''۔

المتخشع: اسم فاعل (تفعل) عاجزی کرنا، خشوع اختیار کرنا (التذلل والتضرع)

ارعدت: فعل مضارع صیغہ متکلم مجہول (افعال) لرزا دینا، کپکپا دینا، مجہول کی صورت میں ترجمہ ہوگا، کانپنا۔ (أخذتني الرجفة والاضطراب)

الفرق: مصدر (س) گھبرانا، خائف ہونا، مرعوب ہونا (الخوف الإلهي المستفاد من التواضع النبوی)

## (ج) القرفصاء کی ہیئت

القرفصاء بضم قاف وسکون راء وضم فاء، یہ بیٹھنے کی ایک خاص کیفیت ہے جسے جبوہ بنا کر بیٹھنا کہتے ہیں

اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ آدمی اپنے پیٹ سے رانوں کو ملا لے اور ہاتھ دونوں پنڈلیوں پر ہوں جیسے کپڑے سے گوٹ مار کر بیٹھا جائے۔

ایک صورت یہ بھی بتائی جاتی ہے کہ پاؤں کو بچھا لے اور ہاتھوں کو رانوں پر رکھ کر سر جھکا لے یہ اعراب (دیہاتیوں) کے بیٹھنے کا طریقہ ہوتا تھا، بہر صورت دونوں انداز سے بیٹھنے میں تواضع کا اظہار ہوتا تھا۔

(ماخوذ از عبدالخالق مدراسی)

(القرفصاء: بضم القاف وسكون الراء وضم الفاء جلسة

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

المحتبیٰ ، وهو أن يقعد الرجل على إليته فيلصق فخذيه ببطنه ويضع يديه على ساقيه.

قيل: أن يجلس على ركبتيه منكبا،فيلصق فخذيه ببطنه ،ويضع يديه على ساقيه.

قيل:أن يجلس على ركبتيه،ويلصق فخذيه ببطنه ويتأيط كفيه.)

## سوال (۲۱) ص:۸،۹

عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ، أَنَّهَا رَأَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ الْمَسْجِدِ، وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ، قَالَتْ: فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَخَشِّعَ فِيْ الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ تَمِيْمٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ مُسْتَلْقِيًا فِيْ الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں (۳) نشست کی اس کیفیت سے منع فرمایا ہے اس کا جواب تحریر کریں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: حضرت قیلہ بنت مخرمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مسجد میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا درانحالیکہ وہ گوٹ مار کر بیٹھے ہوئے تھے، کہتی ہیں کہ جب میں نے بیٹھنے کی حالت میں آپ کے عاجزانہ انداز کو دیکھا تو میں خوف سے کانپ اٹھی۔

عبادہ بن تمیم کے چچا حضرت عبداللہ بن زید روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا اس حالت میں کہ آپ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے تھے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق

خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق اور احتباء کی حقیقت سوال (۲۰) میں مذکور ہے۔

## (ج) دفع تعارض

اس روایت میں ہے کہ آپ ﷺ ایک پیر پر دوسرا پاؤں رکھے ہوئے لیٹے تھے جب کہ مسلم کی راویت ہے آپ ﷺ نے فرمایا کوئی اس طرح نہ لیٹے تو بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے اسکی مختلف توجیہات ہیں:

(۱) آپ ﷺ نے اس طرح لیٹنے کی جو ممانعت فرمائی ہے اس کی صورت یہ ہے کہ ایک ٹانگ کھڑی ہو اور اس پر دوسری ٹانگ رکھی جائے یہ مسلم شریف کی روایت کا مصداق ہے اور اس صورت میں ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ عرب میں عام طور سے لنگی باندھے کا دستور تھا۔ لنگی باندھ کر اس طرح لیٹنے سے ستر کھل جانے کا احتمال قوی ہے اس لئے حضور ﷺ نے منع فرمایا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں پاؤں پھیلائے جائیں اور ایک پیر پر دوسرا پیر رکھ دیا جائے اس صورت کی ممانعت نہیں ہے اور غالباً یہاں موجود روایت کا مصداق یہی ہے کہ آپ ﷺ دونوں پاؤں کو پھیلائے ہوئے تھے اور ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھے ہوئے تھے۔

(۲) دوسری توجیہ یہ ہے کہ اگر تسلیم کرلیا جائے کہ آنحضور ﷺ نے ایک پاؤں کھڑا کر کے اسی پر دوسرا پاؤں رکھ رکھا تھا تو یہ جواز بتلانے کے لئے ہوسکتا ہے، گویا ممانعت تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی ہے۔

## سوال (۲۲) ص:۹

عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: اَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يقول: أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِتَمَرٍ فَرَأَيْتُهُ يَأْكُلُ، وَهُوَ مُقْعٍ مِنَ الْجُوْعِ

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) مقعا کھانے کی کیا کیا صورتیں ہیں (۳) مقع کی تحقیق کریں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: حضرت ابو جحیفہؓ کی روایت ہے کہ آنحضورﷺ نے فرمایا کہ میری بات تو یہ ہے کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہﷺ کی خدمت میں کھجوریں لائی گئیں تو میں نے دیکھا کہ آپﷺ تناول فرما رہے ہیں اس حال میں کہ بھوک کی وجہ سے اکڑوں بیٹھے ہوئے ہیں۔

## (ب) ٹیک لگا کر کھانے کی صورتیں

علماء کرام نے ٹیک لگا کر کھانے کی چار صورتیں بیان کی ہیں (۱) دائیں یا بائیں کسی ایک جانب ٹیک لگانا (۲) ایک ہاتھ زمین پر رکھنا (۳) چہار زانوں ہوکر بیٹھنا (۴) پشت کی جانب تکیہ وغیرہ کا سہارا لینا، اور یہ چاروں طریقے ناپسندیدہ ہیں۔

مسنون طریقہ یہ ہے کہ بیٹھ کر کھانے کی جانب جھکا جائے۔ (جمع الفضائل، عون الترمذی: ۹۰)

## (ج) لفظ ''مقع'' کی تحقیق

مقع، اسم فاعل، اقعاء باب افعال سے، اکڑوں بیٹھنا۔

جوہری کہتے ہیں کہ اقعاء اہل لغت کے نزدیک یہ ہے کہ آدمی اپنے سرین زمین

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سے ملادے اور اپنی پنڈلیوں کو کھڑی کرلے اور پشت پر کسی چیز کا سہارا ہو، فقہاء کے نزدیک جو اقعاء نماز میں ہے اس کی صورت یہ ہے کہ سجدوں کے دوران آدمی اپنی سرین ایڑیوں سے ملادے۔ (جمع الفضائل)

## سوال (۲۳) ص:۱۲

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، وَعِنْدَهُ طَعَامٌ فَقَالَ: اُدْنُ يَا بُنَيَّ فَسَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ مِمَّا يَلِيْكَ .

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) ادب طعام بیان کریں (۳) جماعت کے ساتھ کھانے کے وقت ایک کا بسم اللہ کہنا کافی ہے یا نہیں؟ (۴) اگر کوئی بعد میں آئے تو اس کا کیا حکم ہے (۵) رفع مائدہ کے بعد کی دعا تحریر کریں (۶) لباس پہننے کی جو دعا کتاب میں مذکور ہے اس کو قلمبند کریں۔

## جواب (الف)

حضرت عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ وہ حضور ﷺ کے پاس داخل ہوئے اور آپ کے سامنے کھانا رکھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا اے بیٹے میرے نزدیک ہوجاؤ (کھانے سے پہلے) بسم اللہ پڑھا کرو اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے ہی سے کھایا کرو۔

## (ب) آداب طعام

(۱) جوتا اتار کر کھائے کیونکہ اس میں زیادہ راحت ہے۔

(۲) دونوں ہاتھوں کو پہنچی تک دھونا سنت ہے۔

(۳) کھانے سامنے آنے پر یہ دعا پڑھے، اللھم بارک لنا فیما رزقتنا وقنا عذاب النار.

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۴) کھانا برتن کے اطراف اور کناروں سے کھایا جائے بیچ میں ہاتھ نہ ڈالا جائے کیونکہ برکت بیچ میں نازل ہوتی ہے۔

(۵) ایک لقمہ نگلنے سے پہلے دوسرا لقمہ نہ اٹھائے، اس سے حرص ظاہر ہوتی ہے۔

(۶) کھاتے وقت ایسی کوئی بات یا ایسا کوئی کام نہ کرے جس سے دوسرے کے دل میں خوف یا نفرت پیدا ہو۔

(۷) انگلیوں اور برتن کو صاف کر کے کھانا سنت ہے، اس میں اللہ کے رزق کی قدردانی بھی ہے اور رب کریم کے سامنے اپنے عمل سے اپنی محتاجی کا اظہار بھی ہے۔

(۸) کھانا ختم ہونے پر یہ دعا پڑھے: الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین.

(۹) کھانے کے بعد کلی کرنا سنت ہے۔

(۱۰) دانتوں کا خلال کرنا سنت ہے۔

(۱۱) ایک قسم کا کھانا ہو تو اپنی طرف سے اور سامنے سے کھائے، دوسرے کے سامنے سے نہ لے، اور اگر سامنے مختلف الانواع کھانے یا مختلف قسم کے پھل ہوں تو ہر طرف ہاتھ بڑھانے کی اجازت ہے۔ (احکام زندگی، مظاہر حق، عون الترمذی ص:۶۱)

## (ج) جماعت کے ساتھ کھاتے وقت ایک کا بسم اللہ کہنا

جماعت کے ساتھ کھاتے وقت ایک کا بسم اللہ کہنا سب کے لئے کافی ہے۔ (عبدالخالق مدراسی)

## (د) اگر کوئی بعد میں آئے .....

اگر کوئی بعد میں آئے تو اس کے لئے بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے پہلے لوگوں کا بسم

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اللہ پڑھنا کافی نہیں ہے۔

(قال الملا علی القاری فی شرحه جمع الوسائل: التسمية سنة كفاية يستحب ظهرها ليشرد الشيطان عنه، فان اشترک أحد فی الطعام بعد ماشرع،فعليه التسمية ايضاً، لكی لايشارک الشيطان فيه)

## (۵) الدعاء بعد رفع المائدة

الحمد لله حمداً كثيرا طيبا مباركا فيه غير مكفی،ولا مودع، ولا مستغنیً عنه ربنا. (عون الترمذی:۶۱)

## (و) الدعاء بعد ما يكسو الثوب

اللهم لک الحمد كما كسوتنيه، أسألک خيره وخيرماصنع له أعوذ بک من شره وشر ماصنع له.(شمائل)

## سوال (۲۴) ص:۱۲

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِیْ سَلَمَةَ،أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ، فَقَالَ: اُدْنُ يَا بُنَیَّ فَسَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰی،وَكُلْ بِيَمِيْنِکَ مِمَّا يَلِيْکَ.

وَعَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ، فَنَسِیَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰی طَعَامِهٖ، فَلْيَقُلْ:"بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ".

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) ان دونوں حدیثوں میں کھانے کے آداب بیان کئے گئے ہیں آپ ان کو نمبر وار تحریر کریں (۳) قبل الطعام وبعد الطعام دو دعائیں منقول ہیں آپ ان دونوں کو ذکر کریں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## جواب (الف)

ترجمہ: حضرت عمر بن ابی سلمہؓ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے پاس کھانا رکھا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ بیٹے قریب آجاؤ اور بسم اللہ کہہ لو اور داہنے ہاتھ سے کھانا شروع کردو اور جو تمہارے قریب ہے اس میں سے کھاؤ۔

حضرت عائشہؓ کی روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا جب کوئی کھانا کھائے اور اللہ تعالیٰ کا نام لینا بھول جائے تو "بسم اللہ اولہ وآخرہ" کہہ لینا چاہئے۔

## (ب) آداب طعام

(۱) کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔

(۲) اگر شروع میں بھول جائے تو بسم اللہ اولہ وآخرہ کہہ لے۔

(۳) داہنے ہاتھ سے کھانا۔

(۴) ایک قسم کا کھانا ہو تو اپنی طرف سے اور اپنے سامنے سے کھائے دوسرے کے سامنے سے نہ لے۔

اور اگر سامنے مختلف الانواع کھانے یا پھل ہوں تو ہر طرف ہاتھ بڑھانے کی اجازت ہے۔

## (ج) کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد کی دعا

الدعاء قبل الطعام: اللهم بارک لنا فیمارزقتنا، وقنا عذاب النار.

الدعاء بعد الطعام: الحمد الله الذی اطعمنا، وسقانا، وجعلنا من المسلمین.

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## سوال (۲۴) ص:۱۳

عَنْ إبْنِ عَبَّاسٍؓ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ، فَجَاءَ تْنَا بِإِنَاءٍ مِّنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأنَا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَخَالِدٌ عَلٰى شِمَالِهٖ فَقَالَ لِيْ: الشُّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِداً، فَقُلْتُ: مَاكُنْتُ لِأُوْثِرَ عَلٰى سُؤْرِكَ أحَداً.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) آپ نے حضرت عباسؓ سے کیوں فرمایا الشربۃ لک اور خالدؓ کو دینے کا اشارہ فرمایا (۳) حضرت میمونہؓ کے یہاں ابن عباسؓ وخالد بن ولید کیسے گئے اور حضرت میمونہؓ نے پردہ نہیں کیا امام ترمذیؒ نے کیا تحریر فرمایا تحریر کریں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں اور خالد بن ولیدؓ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کی معیت میں حضرت میمونہؓ کے گھر گئے تو وہ ایک برتن میں دودھ لے کر آئیں اس میں سے حضور ﷺ نے پیا اور میں آپ کی دائیں جانب تھا خالد بن ولید بائیں جانب تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ پینے کا حق تمہارا ہے اگر تم چاہو تو خالد کو ترجیح دے سکتے ہو میں نے عرض کیا کہ میں تو آپ کے جھوٹے پر کسی کو بھی ترجیح نہیں دوں گا۔

## (ب)

خالد ابن ولید ابن عباسؓ سے بڑے ہیں اور اپنی قوم کے با اثر معزز شخصیت ہیں مگر چونکہ یہاں ابن عباسؓ آپ کی دائیں جانب ہیں اس لئے آپ نے فرمایا کہ حق تمہارا ہے مگر ساتھ ہی خالد کی دلجوئی اور ان کی طیب خاطر پیش نظر ہے اس لئے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ حق تو تمہارا ہی ہے مگر تمہاری مرضی ہو تو خالد بن ولید کو اپنے اوپر ترجیح دیکر اسے ہی پینے دو۔

## (ج)

حضرت ابن عباس اور حضرت خالد بن ولیدؓ ام المؤمنین میمونہؓ کے گھر میں داخل ہوئے اور حضرت میمونہؓ نے پردہ نہیں کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت میمونہؓ ان دونوں حضرات کی خالہ تھیں جس طرح یزید بن اصم کی خالہ لگتی ہیں۔

## سوال (۲۵) ص: ۱۵، ۱۶

عَنْ أَنَسٍؓ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: يَا ذَاالْأُذُنَيْنِ وَقَالَ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُولَ لِأَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ: يَا أَبَا عُمَيْرٍ؟ مَافَعَلَ النُّغَيْرُ وَأَنَّ رَجُلاً إِسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: إِنِّي حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، مَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَهَلْ تَلِدُ الإِبِلُ إِلَّا النُّوْقَ؟

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) مصنفؒ نے یہ احادیث باب صفۃ مزاح رسول اللہ ﷺ میں ذکر کی ہیں ان احادیث میں آپ ﷺ کا مزاح کیا ہے واضح کریں (۳) مزاح جائز و ناجائز میں حد فاصل بیان کریں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ان کو ایک مرتبہ (مزاحاً) یا ذوالاذنین فرمایا۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ہمارے ساتھ میل جول فرماتے تھے یہاں تک کہ میرے ایک چھوٹے بھائی کو کہا کرتے تھے ابوعمیر نغیر کا کیا ہوا؟۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(حضرت انسؓ کی روایت ہے) کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ سے سواری کا جانور طلب کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں اونٹنی کے بچے پر سوار کراؤں گا تو اس آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ اونٹ بھی تو آخر اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہے۔

## (ب) احادیث مذکورہ میں آپ ﷺ کا مزاح

### یا ذالاذنین

ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں وجہ مزاح یہ ہے کہ ان کو غیر نام سے پکارا ہے جس سے یہ وہم ہوتا ہے کہ ان کے حواس صرف دو کانیں ہیں یا یہ کہ یہ حواس انہیں کے ساتھ خاص ہیں، یہ بھی احتمال ہے کہ ان کے کان بڑے بڑے ہونگے یا چھوٹے یا اور کوئی عیب ہوگا۔

قال القاری: وجه المزاح أنه سماه بغير اسمه مما قد يوهم انه ليس له من الحواس إلا الاذنان، أو هو مختص بهما لا غير مع احتمال كون أذنيه طويلتين أو قصيرتين أو معوبتين (حاشیہ خصائل ۲۹۹)

### یا ابا عمیر مافعل النغیر

اس حدیث میں وجہ مزاح یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اس بچہ کو کنیت سے تعبیر فرمایا اس نے ایک پرندہ پال رکھا تھا وہ مرگیا تھا جس کی وجہ سے یہ رنجیدہ بیٹھا تھا حضور ﷺ نے اس کو چھیڑنے کے لئے پوچھا کہ وہ نغیر کا کیا ہوا حالانکہ حضور ﷺ کو معلوم تھا کہ وہ مرگیا۔

### انی حاملک علی ولد ناقۃ الخ

آپ ﷺ نے ہلکا سا مزاح فرمایا اور اس طرح جواب دیا کہ جو بالکل درست تھا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

مگر سائل کا گمان یہ ہوا کہ وہ چھوٹا نا قابل سواری ہوگا، اس حدیث میں علاوہ مزاح کے اس طرف بھی اشارہ ہے کہ آدمی کو گفتگو میں دوسرے کی بات کمال غور وفکر سے سننی اور سمجھنی چاہئے۔

## (ج) مزاح جائز وناجائز میں حد فاصل

کثرتِ مزاح جو تساوت قلب کا باعث بن جاوے یا اللہ جل شانہٗ کے ذکر وفکر سے روک دے یا وقار ووہیبت گرادے وہ ممنوع ہے۔

جس مزاح میں جھوٹ ہو یا دھوکہ ہو یا کسی کی ایذاء رسانی ودل شکنی ہو یا کسی کی عزت پر آنچ آئے وہ مزاح ناجائز ہے۔

جو مزاح کسی کی دلداری اور انبساط کا سبب ہو وہ جائز ہے بلکہ مستحب ہے اسی طرح عبادت، بندگی اور دینی کام کے لئے تن من کو تر وتازہ کرنے کی غرض سے خوش طبعی کرنا نیز ذہنی اکتاہٹ وتھکان دور کرنے کی خاطر تھوڑا بہت دل لگی جائز بلکہ افضل ہے۔

(ماخوذ از عبدالخالق مدراسی)

## سوال (۲۶) ص:۱۴

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُتَوَاصِلَ الْأَحْزَانِ، دَائِمَ الْفِكْرَةِ، لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ، طَوِيْلَ السَّكْتِ، لَايَتَكَلَّمُ فِيْ غَيْرِ حَاجَةٍ، يَفْتَتِحُ الْكَلَامَ وَيَخْتِمُهُ بِأَشْدَاقِهِ، وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، كَلَامُهُ فَصْلٌ، لَافُضُوْلٌ، وَلَا تَقْصِيْرٌ، وَلَيْسَ بِالْجَافِيْ، وَلَا بِالْمَهِيْنِ، يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ، وَإِنْ دَقَّتْ لَايَذُمُّ مِنْهَا شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ ذَوَاقًا، وَلَا يَمْدَحُهُ، وَلَاتَغْضَبُهُ الدُّنْيَا، وَلَا مَا كَانَ لَهَا، فَإِذَا تُعُدِّيَ الْحَقُّ لَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهِ شَيْءٌ حَتّٰى يَنْتَصِرَ لَهُ، لَايَغْضَبُ لِنَفْسِهِ، وَلَايَنْتَصِرُ لَهَا، إِذَا أَشَارَ أَشَارَ بِكَفِّهِ كُلِّهَا، وَإِذَا تَعَجَّبَ قَلَّبَهَا، وَإِذَا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

تَحَدَّثَ اِتَّصَلَ بِهَا.

(۱)اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲)خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں (۳)امام ترمذیؒ نے یہ حدیث کس باب میں ذکر فرمائی ہے (۴)جوامع الکلم کی تشریح کریں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: حضور ﷺ آخرت کے غم میں متواتر مشغول رہتے (امت کی بہبود کے لئے) ہر وقت سوچ میں رہتے تھے، ان امور کی وجہ سے کسی وقت آپ کو راحت نہیں ملتی تھی اکثر اوقات خاموش رہتے تھے، بلاضرورت گفتگو نہ فرماتے تھے آپ کی تمام گفتگو ابتداء سے لے کر انتہاء تک منہ بھر کر ہوا کرتی تھی، جامع الفاظ کے ساتھ کلام فرماتے تھے آپ ﷺ کا کلام ایک دوسرے سے ممتاز ہوتا تھا نہ اس میں فضولیات ہوتی تھیں نہ کوتاہیاں، آپ نہ سخت مزاج تھے اور نہ تذلیل فرماتے تھے، مگر یہ کہ آپ ﷺ نہ کسی کھانے کی مذمت کرتے اور نہ ہی تعریف فرماتے، دنیا اور دنیاوی امور کی وجہ سے آپ کو غصہ نہ آتا تھا، البتہ اگر کسی دینی امر اور حق بات سے کوئی شخص تجاوز کرتا تو اس پر کوئی چیز آپ کے غضب کو روک نہیں سکتی تھی، تاوقتیکہ آپ اسکا بدلہ نہ لے لیں۔ اپنی ذات کے لئے نہ کسی پر ناراض ہوتے تھے اور نہ اس کا بدلہ لیتے تھے جب کسی چیز کی جانب اشارہ فرماتے تو مکمل ہاتھوں سے اشارہ فرماتے، اور جب کسی چیز پر تعجب ہوتا تو ہتھیلی کو پلٹ دیتے اور جب گفتگو فرماتے تو اس کے ساتھ ہاتھوں کو حرکت دیتے۔

## (ب) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق

متواصل: اسم فاعل (تفاعل) باہم ملنا، مسلسل ہونا، متواتر ہونا (التسلسل والتواتر)

احزان: حزن کی جمع۔ غم، الم (س) مصدر حَزَناً، غم ہونا (ن) مصدر حُزْناً

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

غمگین کرنا۔

راحة: (ج) راحات : آرام، نشاط، چین وسکون۔

السکت: مصدر سکوتاً (س) چپ رہنا، خاموش رہنا، (مصدر من سمع بمعنی الصمت)

أشداق: شدق کی جمع ہے، جبڑا، کلہ۔

جوامع: جامع اسم فاعل کی جمع ہے، (ف) جمع کرنا، یکجا کرنا، اکھٹا کرنا۔

کلم: کلمة کی جمع ہے بمعنی لفظ خواہ مفرد ہو یا مرکب (تفعل) بات کرنا، گفتگو کرنا۔

فضول: مصدر (ن ض) زائد ہونا، بے کار ہونا، فضول ہونا، (مصدر من باب نصر وضرب بمعنی الزائد والکثیر من الضرورة)

الجافی: اسم فاعل (ض) سخت ہونا، خشک ہونا، (فاعل من الجفاء وهو ضد البر والوفاء واللین، وهو الشدة والغلظ والخشک)

دقت: (ض) باریک ہونا، کم ہونا، (صیغة المؤنث الغائب معبر للماضی من باب ضرب معناه الصغر والقلة)

ذواقا: مزہ، ذائقہ، (ن) مصدر "ذوقا، مذاقا" چکھنا، (الذی یلذ ویذق ای الشیء الماکول والمشرب من باب نصر)

تعدی: فعل ماضی مجهول (تفعل) تجاوز کرنا، آگے نکلنا (فعل ماض مجهول من التعدی وهو التجاوز عن الحد)

## (ج) امام ترمذیؒ نے یہ حدیث کس باب میں ذکر فرمائی ہے

امام ترمذیؒ نے اس روایت کو باب کیف کان کلام رسول اللہ ﷺ کے ذیل میں نقل کیا ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## (د) جوامع الکلم

جوامع الکلم ایسی باتیں کہ جن کے الفاظ تو کم ہوں مگر اس کا مفہوم زیادہ اور وسیع ہو۔ (ماخوذ از عبدالخالق مدراسی)

## سوال (۲۷) ص:۱۶

عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ: أَصَابَ حَجَرٌ إِصْبَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَدَمِيَتْ فَقَالَ: هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَالَقِيْتِ.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) شعر کی تعریف کریں (۳) یہ حدیث بظاہر قرآنی آیت ''وما علمناہ الشعر'' کے منافی ہے آپ اس کی مختلف توجیہات پیش کریں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: حضرت جندبؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک پتھر حضور اقدس کی انگلی میں لگ گیا تھا جس کی وجہ سے وہ خون آلود ہوگئی تھی تو خود حضور ﷺ نے یہ شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے: ''تو ایک انگلی ہے جس کو اس کے سوا کوئی مضرت نہیں پہنچی کہ خون آلود ہوگئی اور یہ بھی رائیگاں نہیں بلکہ اللہ کی راہ میں یہ تکلیف پہنچی۔

## (ب) شعر کی تعریف

شعر اس کلام کو کہتے ہیں جو قصداً مقفی وموزون بنایا گیا ہو (هو الكلام المقفىٰ الموزون قصدا) (ماخوذ از عبدالخالق مدراسی)

## (ج) دفع التعارض

(۱) حضور ﷺ کے کلام میں جو کہیں کہیں موزون پایا جاتا ہے وہ بلا قصد پر محمول ہے اور کلام میں بلا قصد موزونیت اگر آجائے تو وہ شعر نہیں کہلاتا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۲) دوسری بات یہ کہی جاتی ہے کہ یہ شعر تو آپ کا ہے بھی نہیں بلکہ واقدی کے قول کے مطابق ولید بن ولید کا ہے، اور ابن ابی الدینار نے اپنی کتاب محاسبۃ النفس میں ابن رواحہ کی طرف اس کو منسوب کیا ہے، دو شاعروں سے کسی ایک شعر کا ورود ممنوع نہیں اس لئے ممکن ہے کہ دونوں نے یہ شعر کہا ہو، حضور ﷺ نے اس کو نقلاً پڑھا ہے۔ شیخ زکریاؒ نے اسی توجیہ کو پسند کیا ہے۔

(۳) ایک آدھ شعر کہنے سے آدمی شاعر نہیں ہوتا لہذا یہ آیت وما علمنہ الشعر کے خلاف نہیں ہے۔

(۴) یہ رجز کہلاتا ہے شعر نہیں۔

## سوال (۲۸) ص:۱۶

وَرَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ یَقُوْلُ: أَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ أَنَا اِبْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ قَالَتْ عَائِشَۃُؓ: کَانَ یَتَمَثَّلُ النَّبِیُّ بِشِعْرِابْنِ رَوَاحَۃَ، وَیَتَمَثَّلُ وَیَقُوْلُ: "وَیَأْتِیْکَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ".

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) حضور ﷺ نے انا النبی لا کذب والا شعر کس موقعہ پر پڑھا (۳) یہ شعر آپ کا خود کا ہے جب کہ قرآن کہتا ہے "وما علمناہ الشعر" الخ اس کا جواب تحریر کریں۔

## جواب (الف)

حضور ﷺ یہ فرما رہے تھے کہ بلاشبہ میں نبی ہوں اور میں عبدالمطلب کی اولاد میں سے ہوں۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہاں آپ ﷺ ابن رواحہ کے اشعار پڑھتے تھے اور کبھی یہ بھی پڑھتے تھے "ویاتیک بالاخبار من لم تزود" (کبھی وہ شخص بھی

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

تمہارے لئے خبریں لے آتا ہے جس کو تم نے کوئی معاوضہ نہ دیا ہو)

## (ب) حضور ﷺ نے انا النبی لا کذب والا اشعر کس موقع پر پڑھا؟

حضور ﷺ نے یہ شعر غزوۂ حنین کے موقع پر پڑھا جو ۸ھ میں واقع ہوا۔

## (ج) دفع تعارض

دفع تعارض سوال (۲۷) میں مذکور ہے۔

## سوال (۲۹)

عَنْ أَنَسٍؓ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ، وَابْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ.

خَلُّوْا بَنِيْ الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهٖ الْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ
ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهٖ وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهٖ

فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: يَا ابْنَ رَوَاحَةَ! بَيْنَ يَدَى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَفِيْ حَرَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَقُوْلُ الشعر فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ، فَلَهِيَ أَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں (۳) مطلب بیان کریں

## جواب (الف)

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ عمرۃ القضاء کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو ابن رواحہ آپ کے آگے آگے یہ اشعار پڑھتے ہوئے چل رہے تھے:

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اے کفار کی اولاد، آپ کا رستہ چھوڑ دو! آج ہم آپ کی تشریف آوری پر تم لوگوں کو ایسی مار ماریں گے جو کھوپڑی کو تن سے جدا کردے اور دوست کو دوست سے بھلا دے تو حضرت عمرؓ نے ان سے کہا اے ابن رواحہ تم حرم بیت اللہ میں اور حضورؐ کے سامنے شعر پڑھ رہے ہو تو حضورؐ نے فرمایا اے عمر آج ابن رواحہ کو چھوڑ دو کیونکہ یہ اشعار کفار کے لئے تیر برسانے سے زیادہ کاری ثابت ہوں گے۔

## حل لغات

خلوا : فعل امر جمع مذکر حاضر (تفعیل) مصدر تخلیۃ، خالی کرنا، صاف کرنا (جمع لفعل امر من التخلیة المراد ههنا دوموا علی التخلیة.

تنزیل : مصدر باب تفعیل سے، آنا، اترنا، اور ضرب سے بھی اسی معنی میں آتا ہے، (مصدر بمعنی النزول ای علی تنزیل النبی فی مکة لانه قدم بعدالمصالحة بکم)

مقیل : مصدر میمی، قیلولہ کرنے کی جگہ (گردن) (ن) مصدر قیلا قیلولۃ، قیلولہ کرنا (مصدر میمی من القیلولة وهو محل استراحة الرأس کنایةالی العنق)

یذهل : مضارع من الاذہال (افعال) غافل کرنا، بھلا دینا (ف) غافل ہونا بھول جانا (مضارع من الاذهال وهو الابعاد والاغفال والاشغال عن شئی)

نضح : مصدر (ض ف) تیراندازی کرنا، تیر برسانا۔

## (د) مطلب

جب آپ ﷺ صلح حدیبیہ میں عمرہ کئے بغیر واپس مدینہ لوٹ گئے تو اگلے سال قضا کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لائے، آپ ﷺ کے ساتھ شاعرِ اسلام حضرت ابن

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

رواحہؓ بھی تھے، جو شعر پڑھتے جارہے تھے، حضرت عمرؓ نے ٹوکا تو حضور ﷺ نے فرمایا اے عمر آج تو اسے شعر کہنے دو، اس لئے کہ یہی اشعار کفار کے دلوں میں تیر کی طرح لگیں گے بلکہ اس سے زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ شعر پڑھنا بذاتہ ممنوع یا مذموم نہیں ہے۔

## سوال (۳۰) ص: ۱۷

قَالَتِ الْأُوْلٰى : زَوْجِيْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَاسَهْلٌ فَيُرْتَقٰى وَلَا سَمِيْنٌ فَيُنْتَقٰى !

قَالَتِ الثَّالِثَةُ : زَوْجِيْ الْعَشَنَّقُ، اِنْ اَنْطِقُ اُطَلَّقُ فَاِنْ اسْكُتْ اُعَلَّقُ.

قَالَتِ الرَّابِعَةُ: زَوْجِيْ كَلَيْلِ تِهَامَةَ، لَا حَرٌّ، وَلَا قَرٌّ، وَلَا مَخَافَةَ، وَلَا سَآمَةَ.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں

## جواب (۱) ترجمہ

پہلی عورت نے کہا کہ میرا شوہر، دبلے اونٹ کا گوشت ہے، اور وہ بھی دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا، نہ راستہ آسان کہ اس پر چڑھا جاسکے اور نہ گوشت ہی موٹا جسے کھانے کے لئے اختیار کیا جائے۔

تیسری نے کہا کہ میرا خاوند بہت زیادہ لمبے قد کا آدمی ہے اگر میں کبھی کسی بات میں بول پڑوں تو فوراً طلاق اور اگر چپ رہوں تو ادھر میں لٹکی رہوں۔

چوتھی نے کہا کہ میرا خاوند تہامہ کی رات کی طرح معتدل مزاج ہے نہ گرم ہے نہ ٹھنڈا نہ اس سے کسی کا خوف ہے اور نہ ملال۔

## (۲) حل لغات

غث: صیغہ صفت (ج) غثاث، بے کار ناکارہ (ض س) ناکارہ ہونا، دبلا ہونا،

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

وعر: مصدر بمعنی صفت، سخت (ض) سخت ہونا، دشوار ہونا۔

برتقی: فعل مضارع مجہول (افتعال مصدر ارتقاء (س) چڑھنا۔

سمین: صیغۃ صفت (ج) سمان، فربہ، موٹا (س ن) موٹا ہونا، فربہ ہونا۔

سہل: مصدر (ک) نرم ہونا، آسان ہونا۔

العشنق: صیغہ صفت (انتہائی لانبا شخص، طویل القامت۔

حر: (ج) حرور، گرمی (ن ض س) گرم ہونا، گرم کرنا۔

قر: مصدر (س) ٹھنڈا ہونا۔

مخافۃ: مصدر میمی، خوف، ڈر (س) خوف کھانا، ڈرنا۔

سامۃ: مصدر اکتاہٹ، (س) سئم سامۃ، اکتا جانا، رنجیدہ ہونا۔

## سوال (۳۰) ص: ۱۷

قَالَتِ الْخَامِسَةُ: زَوْجِيْ اِنْ دَخَلَ فَهِدَ، وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ، وَلَايَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ، قَالَتِ السَّادِسَةُ: زَوْجِيْ اِنْ أَكَلَ لَفَّ وَاِنْ شَرِبَ اِشْتَفَّ، وَاِنْ اضْطَجَعَ اِلْتَفَّ، وَلَايُوْلِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَتَّ. قَالَتِ السَابِعَةُ: زَوْجِيْ عَيَايَاءُ اَوْغَيَايَاءُ طَبَقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَه دَاءٌ شَجَّكِ او فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) کس کا کلام مدح اور کس کا مذمت اور کس کا محتمل ہے وضاحت کیجئے۔

سوال (۳۱) اس میں زیادتی ہے کہ خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: پانچویں نے کہا، میرا خاوند جب گھر میں آتا ہے تو چیتا بن جاتا ہے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اور جب باہر جاتا ہے تو شیر بن جاتا ہے جو کچھ گھر میں ہوتا ہے اس کی تحقیقات نہیں کرتا ہے۔

چھٹی بولی میرا شوہر جب کھاتا ہے تو سب نمٹا دیتا ہے، پیتا ہے تو سب چڑھا جاتا ہے، لیٹتا ہے تو اکیلا ہی کپڑے میں لپٹ جاتا ہے، میری پراگندی جاننے کے لئے میری طرف ہاتھ بھی نہیں بڑھاتا۔

ساتویں کہنے لگی میرا شوہر صحبت سے عاجز ہے اتنا بے وقوف ہے کہ بات بھی نہیں کرسکتا ہے ہر بیماری اس میں موجود ہے، ایسے اخلاق کہ سر پھوڑ دے یا بدن زخمی کردے یا دونوں کر گذرے۔

## (ب) من مدحت زوجها ومن ذمت ومن اخفت

### قالت الخامسة:

اس عورت کا نام کبشتہ بتلایا جاتا ہے اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ اس نے اپنے خاوند کی مذمت کی یا تعریف کی، اس کے کلام سے دونوں نکل سکتی ہیں، لیکن ظاہر تعریف ہی معلوم ہوتی ہے، بالجملہ اگر اس کو تعریف قرار دیا جائے تو مطلب یہ ہے کہ گھر میں آکر نہایت بے خبر ہو جاتا ہے کسی بات میں عیب نہیں نکالتا، خفا نہیں ہوتا، ایسا بے خبر رہتا ہے جیسے سونے والا ہوتا ہے، ہم جو چاہیں کھائیں پکائیں وہ کسی چیز میں دخل نہیں دیتا، نہ ہم سے ہر بات کی تحقیق کرتا ہے کہ فلاں کام کیوں کیا؟ فلاں بات کیوں ہوئی، باہر جاتا ہے تو شیروں کی طرح سے خوب ڈانٹ ڈپٹ کرتا ہے گھر میں جو کھانے پینے وغیرہ کی اشیاء ہوں ان کا مطالبہ اور تحقیقات نہیں کرتا کہ کہاں خرچ کی اور کیوں خرچ کی جو چیز گھر میں آگئی گھر والے جس طرح چاہیں اس کو خرچ کریں۔

اور اگر مذمت ہے تو مطلب یہ ہے کہ گھر میں آکر جیتے کی طرح سے سو بن جاتا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ہے نہ بات کا کہنا نہ کام سے غرض، باہر جاتا ہے تو اچھا خاصا شریفانہ برتاؤ کرتا ہے، گھر میں کچھ مصیبت آجائے اس سے کچھ مطلب نہیں نہ پوچھتا ہے نہ خبر لیتا ہے۔

## قالت السادسة:

اس کے کلام میں بھی تعریف اور مذمت دونوں کہی جاتی ہیں لیکن جیسا کہ پانچویں کے کلام میں تعریف زیادہ ظاہر ہے اس کے کلام میں مذمت زیادہ ظاہر ہے۔

اگر مذمت ہے جیسا کہ اکثر کی رائے ہے تو مطلب یہ ہے کہ جب کھانے کا نمبر آئے تو جو کچھ سامنے ہے سب نمٹا دے گھر والوں کو بچے نہ بچے، پینے کا نمبر آتا ہے تو سارا کنواں چڑھا جائے غیروں اور اجنبیوں کی طرح الگ اپنی چادر میں لپٹ کر سو جائے مجھ سے لپٹنا تو درکنار کبھی بدن کو ہاتھ بھی نہیں لگاتا کہ میرے دکھ درد کی کوئی خبر لے یا میرے بدن کی گرمی سردی کا کچھ پتہ لے۔

اور اگر مدح ہے جیسا کہ بعض شراح نے کہا ہے تو مطلب یہ ہے کہ جب کھاتا ہے تو سب کچھ کھاتا ہے کہیں میوہ جات ہیں کہیں پھل ہیں مختلف انواع کے کھانے ہیں اور پینے کا نمبر آتا ہے تو کبھی دودھ ہے کبھی شراب ہے کبھی شربت ہے غرض سب کچھ پیتا ہے ہر قسم کی چیزیں اس کے دسترخوان پر ہوتی ہیں خرچ کرنے والا ہے کنجوس بخیل نہیں ہے۔ جھگڑوں سے علیحدہ رہتا ہے، دوسرے کی پھٹن میں ہاتھ نہیں ڈالتا یعنی عیوب کی تفتیش نہیں کرتا، کوتاہیوں کو تلاش کرتا نہیں پھرتا۔

## قالت السابعة :

اس کے کلام میں صرف مذمت ہی ہے (ماقالت السابعة فهو مذمة فقط، فقال هو عنين ضالة مريض سوء الخلق ضارب الزوجة)

## (ج) حل لغات

فهد: فعل ماضی (س) چیتا بننا، غافل ہونا، کثرت سے سونا، فہد جمع فہود، چیتا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اسد: فعل ماضی (س) شیر بننا، اسد جمع اسد، شیر۔

عهد: فعل ماضی (س) جاننا واقف ہونا تحقیق کرنا

لف: فعل ماضی (ن) لپیٹنا، سمیٹنا، سارا ختم کر دینا۔

اشتف: فعل ماضی (افتعال) سب کھا پی لینا۔

لایولج: فعل مضارع (افعال) داخل کرنا (ض) داخل ہونا۔

البث: غم پراگندگی (ن) پراگندگی کرنا، غبار اڑانا۔

عیاياء: صیغہ مبالغہ نہایت عاجز، عییٌ بمعنی عاجز (س) عاجز ہونا (عاجز عن العقل یعنی بے وقوف)

غیایاء: صیغہ مبالغہ نہایت ناکام، بیکار، مراد عاجز عن الجماع (ض) "غوی" گمراہ ہونا۔

طبقاء: صیغہ مبالغہ نہایت بے وقوف، گونگا (عاجز عن الکلام) انطبق انطباقا (انفعال) بند ہونا

شج: فعل ماضی (ن) "شجاً" سر پھوڑنا

فل: فعل ماضی (ن) زخمی کرنا، زخم لگا دینا۔

داء: مصدر بمعنی مرض بیماری (ف) بیمار ہونا، یہ دراصل داوی ہے۔

## سوال (۳۲) ص: ۱۷

فَقَالَتِ السَّادِسَةُ: زَوْجِيْ إِنْ أَكَلَ لَفَّ، وَإِنْ شَرِبَ اِشْتَفَّ، وَإِنْ اضْطَجَعَ اِلْتَفَّ وَلَايُوْلِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ. قَالَتِ التَّاسِعَةُ: زَوْجِيْ رَفِيْعُ الْعِمَادِ، عَظِيْمُ الرَّمَادِ طَوِيْلُ النِّجَادِ، قَرِيْبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں (۳) رفیع العماد، عظیم الرماد، طویل النجاد، کے مرادی معنی بیان کریں۔ (۴) ان عورتوں کا تبصرہ غیبت میں داخل ہے یا نہیں؟

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## جواب (الف)

ترجمہ: چھٹی عورت نے کہا کہ میرا خاوند کھاتا ہے تو سب نمٹا دیتا ہے اور پیتا ہے تو سب چڑھا جاتا ہے، اور جب لیٹتا ہے تو اکیلا ہی کپڑے میں لپٹ جاتا ہے میری طرف ہاتھ بھی نہیں بڑھاتا جس سے میری پراگندگی معلوم ہو سکے۔

نویں نے کہا میرا خاوند رفیع الشان، بڑا مہمان نواز، اونچے مکان والا، بڑی راکھ والا ہے، دراز قد والا ہے اس کا مکان دارالمشورہ کے قریب ہے۔

## (ب) حل لغات

لف: فعل ماضی (ن) لپیٹنا، سمیٹنا، سارا ختم کر دینا۔ (صیغه واحد مذکر عائب للماضی من باب نصر وهو الجمع والخلط والمراد ههنا الاختتام)

اشتف: فعل ماضی (افتعال) سب کھا پی لینا۔ (شرب جميع مافی الاناء من المشروبات)

يولج: فعل مضارع منفی (افعال) داخل کرنا (ض) داخل ہونا۔ (مضارع منفی الايلاج وهو الادخال

البث: غم پر آگندگی (ن) پراگندگی کرنا، غبار اڑانا۔ (الحال او اشد الحزن يستعمل من باب نصر)

العماد: (ج) عُمُدٌ، عَمَدٌ بلند عمارت، ستون (جمعه عمد وهو الستون)

الرماد: (ج) ارمدة بمعنی راکھ، بہت راکھ والا (هذا كناية الى السخاوة)

النجاد: (ج) نجد پرتلہ، تلوار کی بلیٹ جو گردن اور بازو میں لٹکائی جاتی ہے۔ (جمعه نجد وهو حمائل السيوف وطوله يدل على امتداد القامة)

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

النادي: (ج)أندية، نواد مجلس، دارالمشورہ (ن) جمع کرنا (جمعه أندية اى مجلس القوم و أصله نادى خففت بمواخاة السجع)

## (ج)

رفيع العماد: عالی شان عمارت والا، یہاں مراد عالی حسب ونسب ہے (اى شريف الذكر، ظاهر الصمت، إذالعماد فى الاصل عمد تقوم عليها البيوت، كنت بذالك عن علو حسبه وشرف نسبه، أو هو على الحقيقة، فان بيوت الأشراف اعلى من بيوت الاحاد)

طويل النجاد: طویل القامت، درازقد والا (النجاد بكسر النون حمائل السيف وطوله يدل على امتداد القامة، لأن طولها ملزم لطول نجاده)

عظيم الرماد: بہت زیادہ راکھ والا کنایہ ہے سخاوت سے (هذا كناية الى السخاوة)

## (د)أهذا غيبة أم لا

عورتوں کا یہ تبصرہ غیبت میں داخل نہیں ہے اس لئے کہ کسی غیر معروف شخص کا حال بیان کرنا جس کو لوگ نہ جانتے ہوں غیبت نہیں کہلاتا۔ (خصائل) (هذا غيبة بظاهر، لأن الغيبة يقال للقول الذى قيل فى الغيوبة من المقيل عنه، ولكنه فى الحقيقة ليس بغيبة، لأن ذكر إنسان بلا تعيين أو جماعة لا بعينها بامر مكروه ليس بغيبة، كماقال القاضى عياض)

## سوال (۳۳) ص: ۱۷

قَالَتِ الْعَاشِرَةُ: زَوْجِيْ مَالِكٌ وَمامَالِكٌ! خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ، لَهُ اِبِلٌ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

كَثِيْرَاتُ الْمُبَارِكِ، قَلِيْلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں (۳) ذالک کا مشارالیہ بیان کریں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: دسویں نے کہا کہ میرا خاوند مالک ہے، مالک کا کیا حال بیان کرو ں وہ ان سب تعریفوں سے جو میں بیان کروں گی بہت زیادہ قابل تعریف ہے اس کے اونٹ بکثرت ہیں جو مردان کے قریب بٹھائے جاتے ہیں، چراگاہ میں چرنے کے لئے کم جاتے ہیں وہ اونٹ جب باجہ کی آواز سنتے ہیں تو سمجھ لیتے ہیں کہ اب ہلاکت کا وقت آ گیا۔

## (ب) حل لغات

المبارک، مبرک کی جمع ہے اصطبل (ن) بٹھانا، بیٹھنا (جمع المبرک وهو الإصطبل)

المسارح: مسرح کی جمع ہے، چراگاہ (ف) چرنا (جمع المسرح ای المرعی)

المزهر: (ج) مزاهر باجہ (بکسر المیم العود الذی یضرب به)

أیقن: فعل ماضی واحد مذکر غائب (افعال) یقین کرنا، جاننا۔

هوالک: هالکة کی جمع ہے جو اسم فاعل ہے (ن، ض، س) ہلاک ہونا، مرنا

## (ج) ذلک کا مشارالیہ

ذلک کے مشار الیہ میں تین احتمال ہیں (۱) التاسع (۲) کل من ذکر (۳) ماذکرہ (حاشیہ شمائل: ۳۳۸)

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## سوال (۳۴) ص: ۱۷

قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشَرَةَ: زَوْجِيْ أَبُوْزَرْعٍ، وَمَا أَبُوْزَرْعٍ ؟ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ اُذُنَيَّ، وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ، وَبَجَّحَنِيْ فَبَجِحْتُ اِلٰى نَفْسِيْ، وَوَجَدَنِيْ فِيْ أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ، فَجَعَلَنِيْ فِيْ أَهْلِ صَهِيْلٍ وَأَطِيْطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ، فَعِنْدَهُ أَقُوْلُ فَلَا أُقَبَّحُ، وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ، وَأَشْرَبُ فَأَتَقَمَّحُ، أُمُّ أَبِيْ زَرْعٍ، فَمَا أُمُّ أَبِيْ زَرْعٍ؟ عُكُوْمُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ اِبْنُ أَبِيْ زَرْعٍ، فَمَا اِبْنُ أَبِيْ زَرْعٍ مَضْجَعَهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ، وَتُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں

## جواب (الف)

ترجمہ: گیارہویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند ابوزرع تھا، ابوزرع کی کیا تعریف کروں، زیوروں سے میرا کان جھکا دیا، (کھلا کر چربی سے) میرے بازو پر کر دیئے مجھے ایسا خوش وخرم رکھا کہ میں خود پسندی اور عجب میں اپنے آپ کو بھلی لگنے لگی، اس نے مجھے ایک ایسے غریب گھرانے میں پایا جو بمشکل چند بکریوں کے مالک تھے مگر مجھے ایسے گھرانے میں لایا جو گھوڑوں اور اونٹ اور کھیتی کے بیل اور کسانوں کے مالک تھے۔ میں کچھ بھی کہتی برا نہیں مانا جاتا تھا، صبح تک سوتی رہتی تھی اور سیر ہو کر کھاتی پیتی تھی، ابوزرع کی ماں ان کے کیا کہنے، ان کے بڑے برتن بھرے رہتے، اور ان کا گھر کشادہ تھا۔ ابوزرع کا بیٹا تو اس کا بھی کیا کہنا (ایسا چھریرے بدن کا کہ) اس کی پسلی سوتی ہوئی ٹہنی کی طرح باریک ہے، بکری کے بچے کا ایک بازو اس کا پیٹ بھر دے۔

## (ب) حل لغات

أناس: فعل ماضی واحد مذکر غائب (افعال) من الاناسۃ (جھکا دینا) ای امال

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

والنوس التحرک)

حلي: واحد حلية، زیور(بضم الحاء ویکسر وتشدید الیاء جمع حلية مایتزین به)

بجح: فعل ماضی واحد مذکر غائب (تفعیل) خوش کرنا (ن) خود پسندی میں مبتلا ہونا۔(التفریح والتعظیم)

شق: مصدر، دشوار، دشواری (ن) دشوار ہونا، مشقت میں ڈالنا( اسم موضع او ناحية من الجبل أو بمعنى المشقة وهو الأنسب)

صهيل: (گھوڑے کی آواز (صوت الخيل) (ض،ف) ہنہنانا۔

أطيط: اونٹ کی آواز (صوت الابل) (ض) بلبلانا۔

دائس: اسم فاعل (ن) دئوساً ودیاساً، گاہنا( اسم فاعل من الدوس هو الذی یدوس کنس الحب)

منق: (اسم فاعل) (افعال، تفعیل) آواز بلند کرنا(اسم فاعل من التنقية الذی ینقی الحب ویصلحه وینظفه من التبن وغیره بعد الدوس)

أتقمح: فعل مضارع واحد متکلم (تفعل) سیرابی کے بعد سر اٹھانا(مضارع من التقمح وهو رفع الراس بعد الشبع)

عكوم: عکم کی جمع، بڑے بڑے برتن(الأوعية الكبيرة)

فساح: (ج) فِسَاحٌ، فُسُحٌ. کشادہ، وسیع (ک) کشادہ ہونا( الطويل الوسيع)

مسل: مصدر میمی بمعنی اسم مفعول، چھریرے بدن والا، دبلا پتلا (ن) کھینچنا، چوسنا(مصدر ميمی بمعنى المفعول مشتق من السلول)

شطبة: (ج) شطب، پتلی شاخ، لچک دار تلوار،(جريدة النخل الخضراء وقيل هو السيف)

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## سوال (۳۵) ص: ۱۷

بِنْتُ أَبِيْ زَرْع، فَمَا بِنْتُ أَبِيْ زَرْعٍ؟ طَوْعُ أَبِيْهَا، وَطَوْعُ أُمِّهَا، وَمِلْأُ كِسَائِهَا، وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِيْ زَرْعٍ، فَمَا جَارِيَةُ أَبِيْ زَرْعٍ؟ لَاتَبُثُّ حَدِيْثَنَاتَبْثِيْثًا، وَلَا تَنْقُثُ مِيْرَتَنَاتَنْقِيْثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيْشًا قَالَتْ: خَرَجَ أَبُوْ زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَصُ، فَلَقِيَ اِمْرَأَةً معها وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ، يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ، فَطَلَّقَنِيْ وَنَكَحَهَا، فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلاً سَرِيًّا، رَكِبَ شَرِيًّا، وَأَخَذَ خَطِيًّا، وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا، وَأَعْطَانِيْ مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا .

(ا) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں (ج) یہ حدیث حدیث ام زرع کے نام سے کیوں موسوم ہے (د) یہ حدیث مرفوع ہے یا نہیں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: ابوزرع کی بیٹی: بھلا اس کی کیا بات، ماں کی تابعدار باپ کی فرمانبردار، موٹی تازی سوکن کی جلن تھی، ابوزرع کی باندی کا بھی کمال کیا بتاؤں، ہماری باتیں ادھر ادھر نہیں پھیلاتی تھی، ہمارے کھانے کی چیز بھی بے دریغ خرچ نہیں کرتی تھی اور ہمارے گھر کو بھی کوڑا کباڑ سے بھرا نہیں رکھتی۔

ایک دن ابوزرع گھر سے ایسے وقت نکلے جب کہ دودھ کے برتن بلوئے جارہے تھے، راستہ میں ایک عورت ملی جس کے دو چیتے جیسے بچے اس عورت کے سینے کے نیچے دو اناروں سے کھیل رہے تھے پھر ابوزرع نے مجھے طلاق دے دی اور اس عورت سے نکاح کرلیا تو میں نے بھی اس کے بعد ایک ایسے سردار سے شادی کرلی جو گھوڑے پر سوار ہوتا اور سپہ گیری کرتا تھا اس نے مجھے مالا مال کردیا اور ہر قسم کے جانور سے مجھے ایک ایک جوڑا عطا کیا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## (ب) حل لغات

طوع: مصدر (ن) اطاعت کرنا، فرماں بردار ہونا طائع صفت ہے "فرما بردار (مطيعة لهما غاية الإ طاعة)

غيظ: مص جلن غضب (ض) غصے میں ہونا

جارة: (ج) جارات، پڑوسن، سوتن، (ضرة)

لاتبث: (ن) پھیلانا (بضم الموحدة وتشديد المثلثة اى لاتظهر)

لا تنفث: (ن) منتقل کرنا، مراد چوری کرنا (مضارع من باب نصر وهو نقل شئى من مكان إلى مكان)

ميرة: (ج) ميرغلہ گندم (ض) غلہ دینا (جمع ميرة وهو اللحم والطعام)

تعشيش: مصدر (تفعيل) گھر میں گھونسلہ بنانا مراد گھر کو کوڑا کرکٹ سے بھر دینا

أوطاب: وطب کی جمع ہے دودھ کا برتن (أسقيه اللبن)

تمخض: (ن ض ف) دودھ بلونا، دودھ سے مکھن نکالنا (أى تحرك لا ستخراج الزبد من اللبن)

خصر: (ج) خصور (کوکھ)

سريا: (ج) سرى، سراة شریف سخی (ن س) سخی ہونا، بامروت ہونا

شريا: تیز رفتار، شہسوار (س) تیز دوڑنا

خطيا: نیزہ، جو مقام خط کی طرف منسوب ہے یہ گاؤں عمان اور بحرین کے کنارے پر واقع تھا۔ یہاں کا بنا ہوا نیزہ بہت عمدہ سمجھا جاتا تھا، اور قیمتی ہونے کی وجہ سے صرف سردار ہی خریدتے تھے، گویا خطی نیزہ بہادری اور سرداری کی علامت تھا،

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

یہاں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔(خصائل نبوی)

ثریا: (ج) اثریا، دولت مند مالدار (س) مالدار ہونا

زوجا: (ج) ازواج ہر چیز کا جوڑا، ایک جنس کی دو چیزیں

(ج)

تسمية الحديث بام زرع لان معظم الكلام فيه يتعلق بها.

## (د) یہ حدیث مرفوع ہے یا نہیں؟

یہ حدیث حدیث مرفوع ہے من هذا الحديث قوله كنت لك كابى ذرع لام ذرع قول النبى ﷺ والبواقى قول عائشة رضی اللہ عنہا كذافى الترمذى والصحيحين وجاء فى بعض طرقه الصحيحة ثم انشأ رسول الله ﷺ يحدث بحديث ام زرع ففى هذه الحيثية كلها مرفوع، وقال الحافظ ابن حجر روى هذا الحديث من اوجه بعضها موقوف وبعضها مرفوع ويقوى رفعه ما فى آخره كنت لك كابى زرع لام زرع متفق عليه على رفعه وذلك يقتضى انه عليه السلام سمع القصة واقرها فيكون كله مرفوعا من هذه الحيثية=قاله المناوىؒ

## سوال (۳۶) ص: ۱۸

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِى، اَنَّهُ قَالَ لَا رْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَتَوَسَّدَتْ عَتَبَتَه اَو فُسْطَاطَهُ، فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ،ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ اَوْتَرَ فَذَالِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكعةٍ.

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) وتر کی رکعتوں کے سلسلے میں ائمہ اربعہ کا مسلک بیان کریں (۳) اپنے مسلک کو مدلل کریں (۴) وتر سنت ہے یا واجب وضاحت سے لکھیں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: حضرت زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن یہ ارادہ کیا کہ حضور ﷺ کی نماز کو آج غور سے دیکھوں گا بس میں آپ کے مکان یا خیمہ کی چوکھٹ پر سر رکھ کر لیٹ گیا، حضور ﷺ نے اولاً دو مختصر رکعتیں پڑھیں پھر اس کے بعد طویل، طویل دو رکعتیں پڑھیں، پھر ان سے مختصر دو رکعتیں پڑھیں، پھر وتر پڑھے یہ سب تیرہ رکعتیں ہوئیں۔

## (ب) اختلاف الائمہ فی رکعات الوتر

(۱) امام شافعیؒ واحمدؒ کے نزدیک نماز وتر ایک رکعت سے لے کر گیارہ رکعات تک ہے یعنی ایک رکعت، تین رکعات، پانچ رکعات، سات رکعات، نو رکعات اور گیارہ رکعات۔

(۲) حنفیہ کے نزدیک وتر کی تین رکعت ہیں اس سے زائد جائز نہیں ہے۔

(۳) امام مالکؒ کے نزدیک بھی وتر کی تین رکعات ہیں مگر ادائیگی کا طریقہ مختلف ہے۔ (اختلاف الائمۃ)

## (ج) دلائل الاحناف فی کون الوتر ذی ثلث رکعات بسلام واحد

(۱) حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت ہے: کان رسول اللہ ﷺ یقرأ فی الوتر "سبح اسم ربک الاعلیٰ، وقل یا ایھا الکافرون، وقل ھو اللہ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

احد" فی رکعة رکعة.

کہ نبی کریم ﷺ وتر کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، قل یا ایہا الکافرون، قل ہوا اللہ احد ایک ایک رکعت میں پڑھتے تھے، اس حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ آپ ﷺ تین سورتیں تین رکعات میں پڑھتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ وتر کی تین رکعات ہیں۔

(۲) نیز حضرت علیؓ سے مروی ہے "کان رسول اللہ ﷺ یوتر بثلاث" کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے، یہ حدیث بھی احناف کے مذہب پر صریح ہے۔

(۳) عن عائشةؓ قالت کان رسول اللہ یوتر بثلاث لایسلم الا فی آخرھن (رواہ الحاکم)

(۴) قال الحسن: إجتمع المسلمون علی ان الوتر بثلاث ،لایسلم الا فی اخرھن (رواہ ابن ابی شیبة)

## الوتر واجب ام لا؟

(۱) ائمہ ثلاثہ کے نزدیک وتر کی نماز سنت ہے واجب نہیں ہے اور یہی مسلک صاحبین کا ہے۔

دلیل: حضرت علیؓ کا اثر ہے "الوتر لیس بحتم کصلوتکم المکتوبة ولکن سن رسول اللہ ﷺ".

جواب: حضرت علیؓ نے وتر کی فرضیت کی نفی فرمائی ہے وجوب کی نفی نہیں فرمائی جیسا کہ آپ کے ارشاد وتر تمہاری فرض نمازوں کی طرح لازم نہیں ہے سے معلوم ہوتا ہے، اور فرضیت کی نفی کا مطلب یہ ہے کہ نماز وتر کا درجہ فرض نمازوں سے کم ہے۔

اور فرض سے کم درجہ واجب ہے نہ کہ سنت، اس لئے حضرت علیؓ کے اثر سے نماز وتر کو سنت ثابت کرنا صحیح نہیں ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۲) امام اعظمؒ فرماتے ہیں کہ نماز وتر واجب ہے۔

دلیل: حدیث نبوی ﷺ ہے جس میں تین مرتبہ آپ ﷺ نے یہ کلمات ارشاد فرمائے ہیں: ''الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا'' کہ وتر حق ہے پس جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے، اور حق یہاں واجب کے معنی میں ہے معلوم ہوا کہ وتر واجب ہے۔

فائدہ: استدل الائمة الثلاثة بهذه الرواية على جواز الوتر بركعة.

## سوال (۳۷) ص:۱۹

عَنْ يَزِيْدَ الوِشْكِ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَكَانَ النَبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُحٰى؟ قَالَتْ نَعَمْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَيَزِيدُ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُحٰى؟ قَالَتْ: لَا اِلَّا اَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيْبَهِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، قَالَ: مَا اَخْبَرَنِيْ اَحَدٌ اَنَّهُ رَاَى النَبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الضُحٰى اِلَّا اُمُّ هَانِي.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) صلاۃ ضحیٰ سنت ہے یا مستحب (۳) طلوع شمس کے بعد سے قبل الظہر کے درمیان میں محدثین اور صوفیاء کتنی نمازیں مانتے ہیں اور وہ کیا کیا ہیں اور ان کے اوقات کیا ہے، صلاۃ الزوال کے قائلین کون ہیں؟ اس بارے میں احناف کی کیا رائے ہے (۴) حضرت عائشہؓ کی پہلی دونوں حدیث کے درمیان تعارض ہے آپ اس کو رفع کیجئے۔

## جواب (الف) ترجمہ

حضرت معاذہؒ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا حضور اقدس ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا کہ ہاں چار رکعت پڑھتے تھے اور اس سے زائد جتنا دل چاہتا پڑھ لیتے عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

حضور ﷺ صلاۃ الضحیٰ پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا معمولاً نہیں پڑھتے تھے، ہاں سفر سے جب لوٹتے تو ضرور پڑھتے تھے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ام ہانیؓ کے سوا اور کسی نے حضور ﷺ کی صلوۃ الضحیٰ کی خبر نہیں پہنچائی۔

## (ب) صلوۃ الضحیٰ سنت ہے یا مستحب

صلوۃ الضحیٰ میں علماء کا بہت اختلاف ہے، شراحِ حدیث نے اس میں علماء کے آٹھ مذہب لکھے ہیں حنفیہ کے نزدیک یہ نماز مستحب ہے۔

## (ج)

جمہور فقہاء احناف اور محدثین کے نزدیک صبح کے بعد وقت مکروہ نکل جانے کے بعد سے زوال تک سب صلوۃ الضحیٰ کہلاتی ہیں لیکن صوفیاء کے یہاں دو نمازیں ہیں ایک اشراق کی نماز کہلاتی ہے۔ چوتھائی دن تک اشراق کا وقت رہتا ہے، دوسری چاشت کی نماز کہلاتی ہے چوتھائی کے بعد سے نصف النہار تک چاشت کا وقت ہے۔

## (د) دفع التعارض بين الروايتين

(۱) امام بیہقیؒ نے یہ توجیہ کی ہے کہ جس حدیث میں نفی وارد ہے اس میں نفی دوام کی مراد ہے جو گاہے گاہے پڑھنے کے منافی نہیں یعنی ہمیشہ نہیں پڑھتے تھے اور جس حدیث میں اثبات ہے اس میں اکثر اوقات کے اعتبار سے ہے۔

(۲) بعض علماء نے اس طرح جمع فرمایا کہ سفر سے لوٹنے کے علاوہ اور ایام میں نہیں پڑھتے تھے بلکہ گھر میں پڑھتے تھے جب سفر سے واپس تشریف لاتے۔ (ماخوذ از عبدالخالق مدراسی)

(حديث ابن شقيق محمول على المسجد وحديث **معاذة** محمول على البيت ، وقال ابن عبدالبر : حديث **معاذة عن عائشة**

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

منکر وقال ماتفق علیه الشیخان راجح ثم قال لاستلزم من عدم رؤ یتها عدم الوقوع)

## سوال (۳۸) ص:۲۲

عَنْ اَنَسٍ قَالَ شَهِدْنَا اِبْنَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ جَالِسٌ عَلَى الْقَبَرِ، فَرَاَيْتُ عينيه تَدْمَعَانِ، فَقَالَ: اَفِيْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ الْلَيْلَةَ؟قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: اَنَا قَالَ: "اَنْزِلْ فَنَزَلَ فِى قَبْرِهَا"

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) لم یقارف اللیلة کے کتنے معانی ہیں اس سے جناب رسول ﷺ کی کیا مراد ہے (۳) امام ترمذی نے اس روایت کو کس باب کے ذیل میں نقل کیا ہے۔

## جواب (الف)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ اپنی صاحبزادی (ام کلثوم) کی قبر پر تشریف فرما تھے اور آپ کے آنسو جاری تھے، حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ قبر میں وہ شخص اترے جس نے آج رات مجامعت نہ کی ہو، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا اتر جاؤ! تو حضور ﷺ کے فرمانے سے وہ قبر میں اترے۔

## (ب) لم یفارق اللیلة کے معنی

(۱) صحبت نہ کرنا (۲) گناہ نہ کرنا (۳) بعض علماء نے بات نہ کرنے کا ترجمہ کیا ہے کہ عشاء کے بعد بات کرنا پسند نہ تھا۔

اور حدیث میں صحبت نہ کرنا مراد ہے کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر تعریض تھی کہ وہ باوجودیکہ ان کی بیوی (حضور ﷺ کی بیٹی) سخت بیمار تھیں حتی کہ اسی دن انتقال ہوگیا اس کے باوجود اس شب میں وہ اپنی ایک باندی کے ساتھ مشغول رہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(فی جامع الأصول معنی قوله لایذنب ذنبا ویحکی عن الطحاوی معناه لم ینازع غیره لان الکلام بعد العشاء مکروه والمشهور معناه لم یجامع وهو المراد فی الحدیث)

نوٹ: حضرت عثمانؓ پر کی گئی تعریض میں کوئی اشکال نہیں۔ کیونکہ تعلقات کی قوت پر شرکایت ہوتی ہے، اور اگر حضرت عثمانؓ کا یہ فعل بضرورت ہو تو کوئی اشکال ہی نہیں۔ اور پھر موت کا حال کس کو معلوم ہوسکتا ہے اور حضورﷺ کا مقصود بھی غالباً لطیف تنبیہ تھی نہ کہ عتاب۔ اور عجب نہیں کہ تنبیہ کی غرض یہ ہو کہ حضرت ام کلثومؓ کا نکاح اہم تھا کیونکہ وہ اللہ جل شانہٗ کے حکم سے ہوا تھا۔ (خصائل نبوی)

## (ج)

امام ترمذیؒ نے اس روایت کو باب ماجاء فی بکاء رسول اللہﷺ کے ذیل میں نقل کیا ہے۔

## سوال (۳۹) ص:۲۲

عَنِ الْحُسَیْنِ قَالَ سَاَلْتُ عَلِیًّا عَنْ مَخْرَجِهٖ کَیْفَ کَانَ یَصْنَعُ فِیْهِ ؟قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَخْزُنُ لِسَانَهٗ اِلَّا فِیْمَا یَعْنِیْهِ، وَیُؤَلِّفُهُمْ وَلَا یُنَفِّرُهُمْ، وَیُکْرِمُ کَرِیْمَ کُلِّ قَوْمٍ وَیُوَلِّیْهِ عَلَیْهِمْ، وَیُحَذِّرُ النَّاسَ وَیَحْتَرِسُ مِنْهُمْ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَطْوِیَ عَنْ اَحَدٍ مِنْهُمْ بِشْرَهٗ وَلَا خُلُقَهٗ، وَیَتَفَقَّدُ اَصْحَابَهٗ، وَیَسْاَلُ النَّاسَ عَمَّا فِی النَّاسِ، وَیُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَیُقَوِّیْهِ، وَیُقَبِّحُ الْقَبِیْحَ وَیُوَهِّیْهِ.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: حضرت امام حسینؓ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد حضرت علیؓ سے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

حضور ﷺ کی باہر تشریف آوری کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ حضور ﷺ ضروری امور کے علاوہ اپنی زبان کو محفوظ رکھتے تھے، لوگوں کی تالیف قلوب فرماتے تھے، ان کو متوحش و متنفر نہیں فرماتے تھے، ہر قوم کے کریم اور معزز کا اکرام و اعزاز فرماتے اور اس کو خود اپنی طرف سے بھی اس قوم پر متولی فرما دیتے، لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈراتے اور خود اپنے آپ کو بھی لوگوں کے تکلیف یا نقصان پہنچانے سے حفاظت فرماتے، لیکن باوجود خود احتیاط رکھنے اور احتیاط کی تاکید کے کسی سے خندہ پیشانی اور خوش خلقی کو نہیں ہٹاتے تھے، اپنے دوستوں کی خبر گیری فرماتے تھے اور لوگوں سے ان کے حالات وخبریں معلوم کرتے، اچھی بات کی تحسین فرماتے اور اس کو تقویت دیتے، بری بات کی برائی کرتے اور اسے زائل فرماتے۔

## (ب) حل لغات

یخزن: فعل مضارع (ن) ذخیرہ کرنا، زبان محفوظ رکھنا

یعنیہ: فعل مضارع (ض) مصدر عنیا مفید ہونا، مراد لینا

یؤلف: فعل مضارع (تفعیل) جمع کرنا، دلوں میں محبت ڈالنا

لا ینفر: فعل مضارع منفی (تفعیل) نفرت دلانا، وحشی بنانا

یولی: فعل مضارع (تفعیل) والی بنانا، حاکم بنانا

یحذر: فعل مضارع (افتعال) ڈرانا، چوکنا کرنا (س) ڈرنا

یطوی: فعل مضارع (ض) سمیٹنا، لپیٹنا

بشرہ: خندہ روئی، خوشی، چہرہ، ظاہری کھال (ک) مصدر بشارۃ حسین وخوب رو ہونا

یتفقد: فعل مضارع (تفعیل) گم شدہ چیز تلاش کرنا، خبر گیری کرنا، (ض) گم کرنا

یوھی: فعل مضارع (افعال، تفعیل) ختم کرنا، زائل کرنا (ض، س) زائل ہونا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## سوال (۴۰) ص: ۲۲، ۲۳

يَخْزُنُ لِسَانَهُ اِلَّا فِيْمَا يَعْنِيْهِ، وَيُؤَلِّفُهُمْ وَلَا يُنَفِّرُهُمْ، وَيُكْرِمُ كَرِيْمَ كُلِّ قَوْمٍ وَيُوَلِّيْهِ عَلَيْهِمْ، وَيُحَذِّرُ النَّاسَ وَيَحْتَرِسُ مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَطْوِيَ عَنْ اَحَدٍ مِنْهُمْ بِشْرَهُ وَلَا خُلُقَهُ، وَيَتَفَقَّدُ اَصْحَابَهُ، وَيَسْأَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي النَّاسِ، وَيُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَيُقَوِّيْهِ، وَيُقَبِّحُ الْقَبِيْحَ وَيُوَهِّيْهِ. مُعْتَدِلَ الْاَمْرِ غَيْرَ مُخْتَلِفٍ، وَلَا يَغْفُلُ مَخَافَةَ اَنْ يَغْفُلُوا وَيَمِلُّوا، لِكُلِّ حَالٍ عِنْدَهُ عَتَادٌ، لَا يُقَصِّرُ عَنِ الْحَقِّ وَلَا يُجَاوِزُهُ، الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ مِنَ النَّاسِ، خِيَارُهُمْ اَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُ اَعَمُّهُمْ نَصِيْحَةً.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں (۳) نبی کریمؐ کے احوال پر مشتمل اس حدیث کے بارے میں حضرت حسن بن علیؓ کیا فرماتے تھے۔

## جواب (الف)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ ضروری باتوں کے علاوہ اپنی زبان محفوظ رکھتے تھے لوگوں کی دل جوئی فرماتے ان کو متوحش نہیں کرتے تھے، ہر قوم کے معزز فرد کی عزت فرماتے اور ان کو قوم کا سردار بنا دیتے، لوگوں کو تنبیہ فرماتے اور خود ان کو نقصان پہونچانے سے احتراز فرماتے مگر ایسا نہیں کہ ان کے ساتھ خندہ پیشانی اور حسن سلوک سے کتراتے ہوں، اپنے اصحاب کے بارے میں تفتیش فرماتے اور لوگوں سے ان کے حالات وخبریں معلوم کرتے۔ اچھی بات کی تحسین فرماتے اور اس کو تقویت دیتے، بری بات کی برائی کرتے اور اسے زائل فرماتے ہر معاملہ میں معتدل رہتے۔ بات بدلتے نہیں رہتے، رسول اکرم ﷺ لوگوں سے غفلت نہیں فرماتے اس اندیشہ سے کہ وہ لوگ کبھی خود غافل ہو جائیں یا اکتا جائیں آپ ﷺ کے یہاں ہر کام کا انتظام

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

رہتا نہ کبھی آپ ﷺ حق بات کہنے میں کوتاہی فرماتے اور نہ ہی حد سے تجاوز کرتے جو لوگ آپ کے پاس آتے وہ بہترین افراد ہوتے آپ ﷺ کے نزدیک افضل وہ ہوتا جس کی خیر خواہی عام ہو اور آپ ﷺ کے نزدیک عظیم المرتبت وہ ہوتا جو لوگوں میں غم خواری اور ہمدردی اچھی طرح کرتا۔

## (ب) حل لغات

یخزن: فعل مضارع (ن) ذخرہ کرنا، زبان روک کر رکھنا (مضارع من باب نصر ای یحبس ویحفظ)

یعنی: فعل مضارع (ض) مصدر عنیا، مراد لینا، مفید ہونا (مضارع من باب ضرب، المعنی ھو الفادۃ، والارادۃ، والا ھتمام)

یولیہ: فعل مضارع (تفعیل) جمع کرنا، حاکم بنانا (مضارع من التولیۃ جعل الرجل امیر القوم)

یحذر: فعل مضارع (افعال) ڈرنا، چوکنا کرنا (س) ڈرنا، چوکنا رھنا، (مضارع من الاحزار بمعنی التخفویف والتنبیہ)

یحترس: فعل مضارع (افتعال) بچنا، محفوظ رھنا، (ن، ض) حفاظت کرنا (مضارع من الاحتراس وھو حفظ النفس وغیرہ)

یطوی: فعل مضارع (ض) سمیٹنا، لپیٹنا (مضارع من باب ضرب وھو ضم الشی بعضہ الی البعض)

بشرہ: خندہ روئی، خوشی، چہرہ، ظاہری کھال (ک) مصدر بشارۃ حسین وخوب رو ہونا (طلاقۃ الوجہ وبشاشۃ البشرۃ استعمل من باب کرم وھو کون الشئی حسینا)

یتفقد: فعل مضارع (تفعیل) گم شدہ چیز تلاش کرنا، خبر گیری کرنا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

،(ض) گم کرنا غائب کرنا (مضارع من التفقد وهو طلب الشی عند غیبته والمراد هنا سوالحال الرفیق)

یوهیه: فعل مضارع (افعال، تفعیل) ختم کرنا، زائل کرنا (ض،س) زائل ہونا گرنا (مضارع من التوهیه والایهاء وهو الازالة والابعاد،)

یملو: فعل مضارع (س) اکتاجانا، تنگ دل ہوجانا، بزدل ہوجانا

عتـــــاد: وہ سامان جو کسی خاص مقصد کے تحت تیار کیا جائے یہاں مراد خاص انتظام ہے (ک) تیار ہونا

## (ج) نبی کریمؐ کے احوال پر مشتمل اس حدیث کے بارے.....

حضرت امام حسنؓ کہتے ہیں کہ میں نے بعض وجہ سے اس حدیث کا امام حسینؓ سے ایک عرصہ تک ذکر نہیں کیا، یہ وصف ان سے بہت دنوں تک چھپائے رکھا پھر جب میں نے ان سے بیان کیا تو معلوم ہوا کہ ان کو تو حضور ﷺ کا یہ حلیہ مجھ سے پہلے ہی معلوم ہے، انہوں نے ماموں جان سے پہلے ہی دریافت کررکھا تھا، اور معلوم ہوا کہ انہوں نے والد صاحب حضرت علیؓ سے حضور کے گھر میں داخل ہونے، باہر نکلنے اور ان کے طور وطریق بھی معلوم کرلئے ہیں، کوئی چیز نہیں چھوڑی سب معلوم کرچکے ہیں (شمائل، جمع الفضائل: ۴۰۶، خصائل: ۴۶۳)

## سوال (۴۱) ص: ۲۳

فَسَاَلْتُه عَنْ مَجْلِسِه، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ لَايَقُوْمُ وَلَايَجْلِسُ اِلَّا عَلٰى ذِكْر، وَاِذَا اِنْتَهٰى اِلٰى قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِى بِه الْمَجْلِسُ، وَيَاْمُرُ بِذٰلِكَ، يُعْطِى كُلَّ جُلَسَائِه بِنَصِيْبِه، لَا يَحْسِبُ جَلِيْسُه اَنَّ اَحدا اَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنْهُ، مَنْ جَالَسَهُ أوْ فَاوْضَه فِى حَاجَةٍ صَابَرَه حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الْمُنْصَرِفُ، وَمَنْ سَاَلَه حَاجَةً لَمْ يَرُدَّه اِلَّا بِهَا، اَوْ بِمَيْسُوْرٍ مِنَ الْقَوْلِ، قَدْ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

وَسِعَ النَّاسَ بَسْطُه وَخُلُقُه، فَصَارَ لَهُم اَبًا وَصَارُوا عِنْدَه فِی الْحَقِّ سَوَاءً، مَجْلِسُه مَجْلِسُ عِلْمٍ وحَیَاءٍ، وَصَبْرٍ اَمَانَةٍ لَاتُرْفَعُ فِیه الاَصْوَاتُ، وَلَا تُوبَنُ فِیه الحُرَمُ، وَلَا تُنْثٰی فَلَتَاتُه

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں (۳) مطلب بیان کریں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: (حضرت حسینؓ کہتے ہیں کہ) میں نے اپنے والد سے حضورﷺ کی مجلس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپﷺ کی نشست وبرخاست اللہ کے ذکر پر ہوتی، اور جب لوگوں کے پاس جاتے تو جہاں مجلس میں جگہ ہوتی وہیں بیٹھ جاتے اور اسی کا حکم بھی دیا کرتے تھے، آپ حاضرین مجلس کو ان کا حق دیتے اس طرح کہ کوئی بھی یہ گمان نہ کر پاتا کہ حضورﷺ کے نزدیک دوسرا کوئی زیادہ باعزت ہے جو بھی آپ کے پاس بیٹھتا یا آپ سے اپنی ضرورت کے بارے میں بات کرتا تو آپ جم کر اس کے لئے بیٹھ جاتے یہاں تک کہ وہ خود ہی لوٹ جائے اور جو کوئی آپ سے ضرورت کی تکمیل چاہتا تو آپ اسے پورا کئے بغیر نہ لوٹاتے یا کم از کم نرمی سے جواب دیتے، آپ کی خوش دلی اور خوش خلقی تمام لوگوں کے لئے عام تھی، چنانچہ آپ ان کے باپ کے درجے میں تھے، اور آپ کے یہاں حق کے معاملے میں سب برابر تھے آپ کی مجلس علم وحیاء اور صبر وامانت کی مجلس تھی اس میں شور نہیں بلند ہوتا تھا اور نہ کسی کی عزت اچھالی جاتی تھی اور نہ ہی کسی کی لغزش عام کی جاتی تھی۔

## (ب) حل لغات

جلساء: جلیس کی جمع ہے، صیغہ صفت ہم نشین، شریک، محفل، ہم مجلس

(ض) بیٹھنا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

فاوض: فعل ماضی (مفاعلة) بات چیت کرنا، شریک ہونا

صـــابـر: فعل ماضی (مفاعلت) صبر کرنے میں غالب رہنا، یہاں بیٹھنے میں غالب رہنا مراد ہے

میسور: (ج) میاسر، اسم مفعول، آسان شدہ، آسان، (میسور من القبول) نرم بات

حیاء: مصدر شرم وحیا (س) منقبض ہونا، شرمانا، حیا کرنا

أمانة: (ج) أمانات، امانت، ودیعت، فریضہ خداوندی (ک) امین ہونا

الحرم: حرمة کی جمع ہے تقدیس، عزت وعظمت دوسری جمع حرمات ہے

توبن: فعل مضارع مجہول (ن، ض) مصدر ابنا، عیب لگانا، تہمت لگانا

تـنـثـی: فعل مضارع مجہول (ن) مصدر، نثوا غیبت کرنا، پیٹھ پیچھے برائی کرنا

فلتات: فلتة کی جمع ہے کلام کی غلطیاں لغزشیں (ض) قبضہ سے نکلنا

## (ج) مطلب

آپ ﷺ کی مجلس کی ابتداء اور انتہاء خدا کے ذکر سے ہوتی، آپ جب دوسروں کی مجلس میں جاتے تو جہاں جگہ ہوتی وہیں بیٹھ جاتے اور اسی کا حکم بھی دیتے کہ آگے بیٹھنے کے چکر میں پھلانگ کر جانے کی ضرورت نہیں، مجلس کے ہم نشینوں کے ساتھ یکساں سلوک کرتے اور یکساں توجہ فرماتے، اس طرح کہ ہر ایک کو گمان ہوتا کہ میں ہی حضور ﷺ کی توجہ کا مرکز ہوں۔ آپ ﷺ ضرورت مند کی ضرورت کو پوری توجہ سے سنتے، پھر آپ ضرورت کی تکمیل حتی الامکان فرمادیتے، اگر ممکن نہ ہوتا تو شیریں سخنی سے اس کی دلداری فرماتے۔ آپ سب کے لئے باپ کے درجہ میں تھے اس لئے سب کے ساتھ ایک سا سلوک ہوتا اور مجلس میں علم وحیاء اور صبر وامانت کا غلبہ رہتا، کوئی شور شرابا والی مجلس نہ ہوتی نہ اس میں کسی کی برائی اور نہ غیبت، نہ کسی کی عیب جوئی

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ہوتی، لوگوں کی لغزشوں کو شہرت نہیں دی جاتی، اہل مجلس، اصحاب تقویٰ ہوتے اس تقویٰ کی بنیاد پر افضلیت ہوسکتی تھی، حسب ونسب یا دولت پر نہیں، مجلس کے افراد ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آتے اور اگر کوئی اجنبی ہوتا تو اس کے لئے سب کے دروازے کھلے ہوتے اس کی دالداری ہر ایک کرنے کی کوشش کرتا۔

## سوال (۴۲) ص:۲۳۳

عَنْ عَائِشَةَؓ اَنَّهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ فَاحِشًا، وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَلَا صَخَّابًا فِي الْاَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ، وَعَنْهَا قَالَتْ مَارَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ مُنْتَصِرًا مِنْ مَظْلِمَةٍ ظُلِمَهَا قَطُّ، مَالَمْ يَنْتَهِكْ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ فَاِذَا انْتُهِكَ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ كَانَ مِنْ اَشَدِّهِمْ فِي ذٰلِكَ غَضَبًا، وَمَا خُيِّرَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ مَاثِمًا.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضور ﷺ نہ تو طبعاً فحش گو تھے نہ بتکلف فحش بات فرماتے تھے نہ بازاروں میں چلا کر باتیں کرتے تھے، برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف فرمادیتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ حضور ﷺ نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی کے ظلم کا بدلہ لیا ہو، البتہ جب اللہ کی حرمتوں میں سے کسی حرمت کا ہتک ہوتا تو حضور ﷺ سے زیادہ غصہ والا کوئی شخص نہیں ہوتا تھا، حضور ﷺ جب کبھی دو امروں میں اختیار دیئے جاتے تھے تو ہمیشہ سہل کو اختیار فرماتے تاوقتیکہ اس میں کسی قسم کی معصیت وغیرہ نہ ہو۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## (حل لغات)

فاحشا: (ج) فواحش اسم فاعل بمعنی بدخلق، قبیح برا (س، ک) برا ہونا، بدکلامی کرنا

صخابا: بہت زیادہ شور مچانے والے (س) شور مچانا، غل کرنا

یصفح: (ف) درگذر کرنا، مصدر صفحا

منتصرا: اسم فاعل (افتعال) بدلہ لینا، انتقام لینا

مظلمة: مصدر میمی، ظلم وزیادتی (ض) ظلم کرنا، زیادتی کرنا

لم ینتهک: نفی جهد بلم مجهول (افتعال) بے عزتی کرنا، پردہ دری کرنا

ایسر: اسم تفضیل، بہت آسان، (س) آسان ہونا

ماثم: مصدر میمی، گناہ (س) گناہ کرنا، (ن، ض) گناہ گار قرار دینا

## سوال (۴۳) ص: ۲۴

كَانَ رَسُولُ اللهِ دَائِمَ الْبِشْرِ سَهْلَ الْخُلُقِ، لَيِّنَ الْجَانِبِ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ، وَلَا صَخَّابٍ، وَلَا فَحَّاشٍ، وَلَا عَيَّابٍ، وَلَا مُشَاحٍ يَتَغَافَلُ عَمَّا لَه يَشْتَهِي، وَلَا يُؤْئِس منه وَلَا يُجِيبُ فِيه، قَدْ تَرَكَ نَفْسَه مِن ثَلَاثٍ: الْمِرَاءَ، وَالْاِكْبَارَ وَمَالَا يَعْنِيْه، وَتَرَكَ النَّاسَ مِن ثَلَاثٍ كَانَ لَه يَذُمُّ اَحَداً، ويَعِيبُه، وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَه، وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا فِيمَا رَجَا ثَوَابَه.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: آپ ہمیشہ خندہ پیشانی اور خوش خلقی کے ساتھ متصف رہتے تھے، آپ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

نرم مزاج تھے، نہ سخت گو اور نہ سخت مزاج، نہ چلانے والے، نہ فحش گفتار اور نہ عیب اور نہ بخل صفات تھے، جو بات پسند نہ آتی ہو اس سے تغافل فرماتے، کسی کی ناپسند خواہش پر آپ اس کو نہ مایوس فرماتے نہ اس کو پورا کرنے کا وعدہ فرماتے، آپ خود کو تین عادتوں سے باز رکھتے (۱) جھگڑے سے (۲) تکبر سے (۳) فضول باتوں سے اور تین باتوں سے لوگوں کو محفوظ رکھتے تھے نہ آپ کسی کی مذمت فرماتے اور نہ معیوب قرار دیتے اور نہ کسی کے عیب ڈھونڈتے وہی گفتگو فرماتے جس میں ثواب کی امید کرتے۔

## (ب) حل لغات

البشر: چہرے کی رونق، کشادہ روئی (تفعیل) خندہ پیشانی سے ملنا (طلاقه الوجه وبشاشته وقد یاتی من باب کرم بمعنی کون الشئی حسینا)

سهل: مصدر (ک) نرم ہونا، ملائم ہونا، سہل ہونا (مصدر من باب کرم وهو اللین)

لین: صیغه صفت (ج) لینون، نرم، نرم آدمی (ض) نرم ہونا (صیغة صفة جمعه لینون ویاتی من باب ضرب،)

غلیظ: صیغہ صفت سخت (ک) سخت ہونا گاڑھا ہونا، (صیغه صفة وهو ضد السهل واللین)

الجانب: (ج) جوانب، گوشہ، کنارہ (جمعه جوانب ای الطرف)

صخاب: بہت زیادہ شور مچانے والا، (س) شور مچانا، غل کرنا (صیغة المبالغة ویاتی من باب سمع بمعنی کثیر الاصوات غیر المسموعة)

عیاب: مبالغہ کا صیغہ ہے بہت زیادہ عیب لگانے والا (ض) عیب لگانا (صیغة المبالغه من باب ضرب وهو کون الشئی معیوبا)

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

مشاح: صیغة مبالغة ،بخیل (ن،ض،س) مصدر شحا، بخل کرنا، حرص کرنا

یؤیس: فعل مضارع (افعال) مایوس کرنا محروم کرنا (مضارع من افعال الائس قطع الرجاء)

المراء: مصدر (مفاعلت) جھگڑا کرنا، مناظرہ کرنا، بحث ومباحثہ کرنا ،(مصدر من المفاعله وهو التنازع والجدال)

الاکبار: مصدر (افعال) تکبر کرنا، بڑا خیال کرنا ،(مصدر من الافعال وهو التكبر والتفاخر)

عورة: (ج) عورات، عیوب، راز، پردہ کی چیز

## سوال (۴۴) ص:۲۴

قَدْ تَرَكَ نَفْسَه مِن ثَلاثٍ المِرَاءِ، وَالإكبَارِ، وَمَالَا يَعْنِيه وَتَرَكَ النَاسَ من ثَلاثٍ: كَانَ لَايَذُم اَحَداً وَلَايَعِيبُه، وَلا يَطْلُبُ عَوْرَتَه، وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَا فِي مَارَجَا ثَوَابَه، وَاِذَا تَكَلَّمَ اَطْرَقَ جُلَسَاءُهُ كَاَنَّما عَلٰى رُؤسِهِم الطَيْرَ فَاِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوا لَا يَتَنَازَعُونَ عِندَه الْحَدِيثَ، وَمَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَه اَنْصِتُوْا لَه حَتٰى يَفْرُغَ، حَدِيثُهُم عِنْدَه حَدِيثُ اَوّلِهِم، يَصْبِرُ لِلغَرِيْبِ عَلٰى الجَفْوَةِ فِي مَنْطِقِه وَمَسْاَلَتِه، حَتٰى اِنْ كَانَ اَصْحَابُه يَسْتَجْلِبُوْنَهُمْ، وَلَا يَقْبَلُ الثَنَاءَ اِلّا مِن مُكَافِي .

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) حدیثهم عنده حدیث اولهم کا مطلب تحریر کریں (۳) الا من مکافی ،مکافی کی ثناء آپ کیوں قبول کرتے تھے (۴) یستجلبونهم کا مطلب بیان کریں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: آپ نے اپنے آپ کو تین عادتوں سے باز رکھا تھا، جھگڑے سے،

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

تکبر سے اور فضول باتوں سے، اور تین باتوں سے لوگوں کو بچا رکھا تھا، نہ آپ کسی کی مذمت فرماتے اور نہ معیوب قرار دیتے، آپ کسی کے عیوب تلاش نہیں کرتے تھے، اور وہی گفتگو فرماتے جس میں ثواب کی امید کرتے، جب آپ گفتگو فرماتے تو اہل مجلس اپنے سروں کو ایسے جھکا لیتے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں، اور جب آپ خاموش ہوتے تبھی وہ لوگ بات کرتے، آپ کے سامنے وہ لوگ کسی بات پر جھگڑتے نہیں تھے، اور جب کوئی آپ سے بات کرتا تو سب چپ رہتے یہاں تک کہ آپ اس کی بات سن کر فارغ ہو جاتے، آپ ﷺ کے سامنے ان کی بات ایسی ہوتی جیسے وہی سب سے پہلے آپ سے بات کر رہا ہو، کسی اجنبی کی سخت بات یا سوال پر تحمل فرماتے حتی کہ بعض صحابہ آپ کی مجلس میں بھی ان مسافر اجنبیوں کو لے کر آتے، آپ تعریف بھی قبول نہیں کرتے تھے، ہاں کوئی اعتدال کے ساتھ شکریہ ادا کر دے۔

## (ب) حدیثهم عنده حدیث اولهم کا مطلب

ہر شخص کی بات توجہ سے سننے میں ایسی ہوتی جیسے پہلے شخص کی گفتگو یعنی آپ ﷺ سب کی باتوں پر یکساں توجہ دیتے بے قدری سے کسی کی بات نہیں سنتے ورنہ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ مجلس کی ابتداء میں تو توجہ تام ہوتی ہے پھر کچھ دیر ہونے سے اکتانا شروع کر دیتے ہیں اور کچھ بے توجہی سی ہو جایا کرتی ہے۔

(ای کحدیث اولهم فی عدم الملال أو فی الاصغاء إلیه إذالعادة جاریة بالملال إذاکثر المقال قاله القاری وقیل لایتحدث أولا الا من جاء أولا علی الترتیب)(حاشیة خصائل)

## (ج) ولا یقبل الثناء الا من مکافیٰ کا مطلب اور وجہ قبول

اگر آپ کی کوئی تعریف کرتا تو آپ اس کو گوارا نہ فرماتے البتہ بطور شکریہ اور اداء احسان کے کوئی آپ کی تعریف کرتا تو سکوت فرماتے کیونکہ احسان کا شکر اس

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

پر ضروری تھا۔

اس لئے گویا وہ اپنا فرض منصبی ادا کر رہا ہے، بعض علماء نے اس کا ترجمہ کیا ہے کہ تعریف حدود کے اندر کرتا تو سکوت فرماتے، حد سے تجاوز کرتا تو روک دیتے۔

(یعنی اذا اصطنع فاثنی علیه علی سبیل الشکر والجزاء قبله واذا ابتدی بثنائه کرهه ذکره الزمخشری)(حاشیة خصائل)

## (۵) یستجلبونهم کا مطلب

بعض صحابہؓ آپ کی مجلس اقدس میں مسافروں کو لے کر آیا کرتے تھے تاکہ ان کے ہر قسم کے سوالات سے منتفع ہوں اور ایسی باتیں جن کو ادب کی وجہ سے یہ حضرات خود نہ پوچھ سکتے تھے وہ بھی معلوم ہو جائیں۔

(أی یتمنون ماأتی الغرباء الی مجلسه لیستفدوا بسبب اسئلتهم ما یستفدونه فی غیبتهم لأنهم یهابون بسواله)

## سوال (۴۵) ص:۲۵

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ يَقُوْلُ: إِنِّي لَاَوَّلُ رَجُلٍ أَهْرَقَ دَمًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاِنِّي لَاَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، لَقَدْ رَاَيْتُنِي اَغْزُوْا فِي الْعِصَابَةِ مِن اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ مَانَاكُلُ اِلَّا وَرَقَ الشَجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتّٰى تَقَرَّحَتْ أَشْدَاقُنَا حَتّٰى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَاةُ وَالْبَعِيْرُ وَاَصْبَحَتْ بَنُوْ أَسَدٍ يُعَزِّرُوْنَنِي فِي الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِيْ.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) حضرت سعدؓ نے تین واقعات کا تذکرہ کیا ہے آپ مختصر طور پر ان واقعات کو تحریر کریں (۳) بنو اسد نے حضرت سعدؓ پر کیا اعتراض کئے اس پر آپ نے تین بد عائیں دیں وہ کیا ہیں، اور ان بد دعاؤں کے کیا اثرات مرتب ہوئے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## جواب (الف)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میں پہلا شخص ہوں جس نے خدا کی راہ میں خون بہایا، اور میں ہی پہلا فرد ہوں جس نے اللہ کے لئے پہلا تیر چلایا، میں نے اپنے آپ کو صحابہ کے جماعت کے ساتھ جہاد کرتے پایا ہے، ہم لوگ ایسی حالت میں جہاد کرتے تھے کہ ہم درختوں کے پتے اور کیکر کھایا کرتے تھے جس سے ہمارے چہرے زخمی ہو گئے تھے، اور ہم بکریوں کی طرح مینگنیاں پاخانہ کیا کرتے تھے اس کے باوجود بنو اسد قبیلے کے لوگ مجھ پر دین کے معاملے میں طعن و تشنیع کرتے ہیں کہ میں نامراد رہا اور میرا عمل بھی کھوٹا ہوا۔

## (ب) تلثة قصص حكاها سعد بن ابی وقاص

(۱) ایک مرتبہ چند حضرات جن میں سے حضرت سعدؓ بھی تھے ایک گھاٹی میں نماز پڑھ رہے تھے کہ مشرکین کی ایک جماعت وہاں پہنچ گئی، ان لوگوں کو برا بھلا کہا اور لڑائی پر اتر آئے تو حضرت سعدؓ نے اونٹ کا ایک جبارہ جو وہاں پڑا تھا اس کو اٹھا کر ایک کافر کو مارا جس سے اس کے خون جاری ہو گیا یہی مراد ہے اللہ کے راستہ میں سب سے پہلے خون بہانے سے۔

(۲) دوسرا قصہ ہجرت کے پہلے سال کا واقعہ ہے اور یہ اسلام میں سب سے پہلا سریہ ہے یعنی سب سے پہلی فوج ہے جس کو حضور ﷺ نے ہجرت کے بعد حضرت عبیدہ بن حارثؓ کی ماتحتی میں بھیجا ہے اس میں کفار سے مقابلہ ہوا دونوں جانب سے تیر چلائے گئے، مسلمانوں میں سب سے پہلا تیر حضرت سعدؓ نے چلایا تھا۔

(۳) تیسرا قصہ اس جنگ کا ہے جس کا ذکر حضرت سعدؓ نے درختوں کے پتے کھانے سے فرمایا یہ قصہ سریہ خبط کہلاتا ہے، جو باختلاف اقوال ۵ھ یا رجب ۸ھ میں ہوا ہے اس کا مختصر قصہ یہ ہے کہ حضور ﷺ نے تین سو مہاجرین اور انصار کو حضرت

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ابو عبیدہ بن الجراح کی ماتحتی میں مدینہ منورہ سے پانچ روز کی منزل پر سمندر کے کنارے قبیلہ جہینہ کے مقابلہ کے لئے بھیجا تھا، اس لشکر میں اول تین اونٹ یومیہ ذبح ہوتے تھے، اور جب اونٹوں کی قلت کے خوف سے امیر نے ذبح کی ممانعت فرمادی تو کچھ مقدار کھجوریں تقسیم ہوئی تھیں اور وہ بھی کم ہوتے ہوتے یہاں تک نوبت آ پہنچی کہ ایک کھجور یومیہ فی آدمی ملتی تھی کہ اس کو چوستے رہتے اور پانی پیتے رہتے، لیکن جب وہ بھی ختم ہوچکیں تو درختوں کے پتے جھاڑ کر کھانے کی نوبت آئی (خصائل، فضائل)

## (ج) شکایات بنی اسد

(۱) سعد جہاد کے لئے نہیں نکلتے گویا اپنی جان پیاری ہے۔

(۲) تقسیم میں مساوات اور برابری نہیں کرتے۔

(۳) فیصلہ میں انصاف نہیں کرتے۔

(احسن الہادی ص:۲۳)

## (د) دعاء سعد علیھم (تین بدعائیں)

اے اللہ اگر یہ شخص جھوٹا ہے محض شہرت اور دنیا کو دکھلانے کی غرض سے کھڑا ہوا ہے کہ بڑے آدمی پر تنقید کرنے سے شہرت ہوا کرتی ہے (۱) تو اس کی عمر بڑھادے (۲) اور فقر میں اضافہ کردے (۳) اور فتنوں میں مبتلا کردے۔

(ماخوذ از عبدالخالق مدراسی)

## بددعا کے اثرات

دیکھنے والا اپنا مشاہدہ بیان کرتا ہے کہ میں نے اس شخص کو دیکھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے پلکیں آنکھوں پر گر گئی تھیں اور فقیر ہوگیا تھا، گلی کوچوں میں لڑکیوں کو چھیڑتا تھا اور کوئی پوچھتا کہ کیا حال ہوگیا ہے تو کہتا کہ حضرت سعدؓ کی بددعا لگ گئی۔

(ماخوذ از حضرت مولانا عبدالخالق مدراسی)

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## سوال (۴۶) ص: ۲۷

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَؓ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُؓ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍؓ فَقَالَتْ: مَنْ یَرِثُکَ؟ فَقَالَ: اَهْلِی وَوَلَدِی فَقَالَتْ مَالِی لَااَرِثُ اَبِی؟ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍؓ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ یَقُوْلُ لَانُوْرَثُ .

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) یہ حکم حضورؐ کے ساتھ خاص تھا یا تمام انبیاء کا یہی حکم ہے (۳) انبیاء کے مال میں وراثت نہیں ہوتی اس کی کئی مصلحتیں بیان کی گئی ہیں وہ کیا کیا ہیں؟۔

## جواب (الف)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ حضرت ابو بکرؓ کے گھر تشریف لائیں اور کہا کہ آپ کی وفات کے بعد مال متروکہ کے وارث کون ہوں گے تو انہوں نے جواب دیا میرے اہل وعیال اور اولاد، اس پر حضرت فاطمہؓ نے فرمایا کہ پھر کیا وجہ ہے کہ میں اپنے والد کی وارث نہیں ہو سکتی تو حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہماری وراثت جاری نہیں ہوا کرتی۔

## (ب) وراثت کا جاری نہ ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھا یا تمام انبیاء.....

جمہور علماء کی یہی رائے ہے کہ تمام انبیاء کا یہی حکم ہے کہ ان کے مال متروکہ میں کوئی وارث نہیں ہوتا اور جہاں کسی نبی کے بارے میں قرآن میں وراثت جاری ہونے کا بیان ہے وہاں مراد علم ومعرفت ہے جو بظاہر مال نہیں ہے۔

## (ج) انبیاء کے مال میں وراثت جاری نہ ہونے کی مصلحتیں

(۱) تاکہ لوگوں کو یہ گمان نہ ہو کہ نبوت مال حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(۲) دنیا کی ہر چیز خدا کی ملکیت ہے، انبیاء صرف متولی ہوتے ہیں۔

(۳) انبیاء کے مال میں وراثت جاری ہوتی تو ورثہ آپس میں وراثت کے لئے لڑائی کرتے اور نعوذ باللہ کوئی وارث نبی کی ہلاکت کے درپے بھی ہوسکتا تھا۔

(۴) مال تو ایک میل ہے اور ظاہر ہے کہ انبیاء کی ذات اس سے محفوظ ہے۔

(۵) نبی تمام امت کے لئے باپ کے درجے میں ہے اس میں سب کا حصہ ہوگا۔

(۶) انبیاء اپنی قبروں میں زندہ رہتے ہیں لہذا ان کی ملک باقی رہتی ہے اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ کی بیویوں سے کسی کے نکاح کرنے کی قرآن پاک میں صاف لفظوں میں ممانعت وارد ہوئی ہے۔

(ماخوذ از عبدالخالق مدراسی)

## سوال (۴۷) ص: ۲۸

عَنْ كُلَيْبٍ اَنَّه سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ رَآنِي فِي المَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُنِي" قَالَ اَبِي: فَحَدَّثْتُ بِه اِبنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: فَقَدْ رَاَيْتُهُ، فَذَكَرْتُ الحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، فَقُلْتُ: شَبَّهْتُه بِهٖ فَقَالَ اِبنُ عَبَّاسٍ انَّه كَانَ يُشْبِهَه .

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) مطلب بیان کریں (۳) خواب کی حقیقت مع اقسام بیان کریں۔

## جواب (الف)

ترجمہ: کلیب کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوہریرہؓ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد مبارک سنایا کہ جس کسی نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے درحقیقت مجھ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری مشابہت اختیار نہیں کرسکتا، کلیب کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت ابن عباسؓ کو بتائی اور ان سے کہا کہ میں نے خواب میں حضور ﷺ کا دیدار کیا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ہے اور اس وقت میرے دل میں حسن بن علی کا خیال آیا، اس طرح میں نے حضور ﷺ کو حضرت حسن کے بہت مشابہ پایا، تو حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ حضرت حسن واقعی رسول اللہ ﷺ کے بہت مشابہ تھے۔

## (ب) مطلب

حق تعالیٰ شانہ نے جیسا کہ عالم حیات میں آپ کو شیطان کے اثر سے محفوظ فرمادیا تھا ایسے ہی حضور ﷺ کے وصال کے بعد بھی شیطان کو یہ قدرت مرحمت نہیں فرمائی کہ وہ آپ کی صورت بنا سکے یہ امر طے شدہ ہے۔

راوی حضرت کلیب نے حضرت ابو ہریرہؓ سے حدیث سنی اور ابن عباسؓ سے جا کر بیان کیا، ساتھ میں یہ بھی کہا کہ میں نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا اور میرے خیال میں وہ حضرت حسنؓ کے مشابہ نظر آرہے تھے، ابن عباسؓ نے کہا صحیح ہے کیونکہ حسنؓ آنحضور ﷺ کے بہت مشابہ تھے، مختلف احادیث میں یہ بات آئی ہے کہ حضرت حسنؓ حضور ﷺ سے بہت مشابہ تھے ایک روایت حضرت علیؓ کی ہے کہ حسنؓ رسول اللہ ﷺ سے سینے سے اوپر سر تک زیادہ مشابہ ہیں اور حضرت حسینؓ حضور ﷺ سے اسفل جسم اطہر سے زیادہ مشابہ ہیں۔

## (ج) خواب کی حقیقت

خواب کی حقیت کے بارے میں طویل بحثیں کی گئیں ہیں۔ اطباء کا خیال ہے کہ آدمی کے مزاج میں جس خلط کا غلبہ ہوتا ہے اس کے مناسبات خیال میں آتے ہیں جیسے کسی کا مزاج بلغمی ہو تو پانی اور اس کے متعلقات وغیرہ دیکھیگا۔

فلاسفہ کے نزدیک جو واقعات عالم میں رونما ہوتے ہیں ان کی صورت مثالیہ فوٹو کی طرح سے عالم بالا میں منقوش ہے اس لئے نفس کے سامنے ان میں سے کوئی چیز آتی ہے تو اس کا انعکاس ہوتا ہے۔ (خصائل)

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

امام رازیؒ کہتے ہیں کہ اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ خواب دراصل خدا کی جانب سے کچھ نظریات وخیالات کی صورت میں سونے والے کے دل میں ڈالنے کا نام ہے خدا جس طرح جاگتے میں دل میں کوئی بات ڈال سکتا ہے اسی طرح بحالت نوم بھی القاء کرسکتا ہے۔(جمع الفضائل)

## خواب کی قسمیں

علماء نے لکھا ہے کہ خواب تین طرح کا ہوتا ہے:

(۱) ایک تو اس فرشتے کے تصرف سے ہوتا ہے جو اس پر مقرر ہوتا ہے اور یہ حق ہوتا ہے۔

(۲) شیطانی اثر سے بھی ہوتا ہے یعنی شیطان اپنے تصرف سے کچھ مثالیں اور چیزیں پیش کردیتا ہے۔

(۳) قوت متخیلہ کے تصرف سے بھی ہوتا ہے یعنی نفسانی خطرات اس کا سبب بنتے ہیں۔

(ماخوذ از مولانا عبدالخالق مدراسی)

## سوال (۴۸) ص: ۲۸

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ مَنْ رَآنِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَانِی فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِی .

عَنْ اِبْنِ سِیْرِیْن قَالَ هٰذَا الْحَدِیْثُ دِیْنٌ ،فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَاخُذُوْنَ دِیْنَکُمْ.

(۱) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) حضورؐ کی ذات مبارک بعینہ نظر آتی ہے یا صورت مثالی کی زیارت ہوتی ہے (۳) ابن سیرین کون ہیں نیز ان کے ارشاد کا مقصود بیان کریں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

## جواب (الف)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے درحقیقت مجھ ہی کو دیکھا ہے اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا۔

ابن سیرین کہتے ہیں کہ علم حدیث دین ہے لہذا تم یہ دیکھ لیا کرو کہ دین کس سے حاصل کر رہے ہو؟

## (ب) حضورﷺ کی ذات مبارکہ بعینہٖ نظر آتی ہے یا صورت مثالی.....

صوفیہ کا قول ہے کہ دونوں طرح کی زیارت ہوتی ہے، بعض لوگوں کو بعینہٖ ذات اقدس کی زیارت ہوتی ہے اور بعض کو آئینہ کی طرح صورت مثالیہ کی زیارت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ بعض مرتبہ دوسرے لوگوں کی صورت میں حضورﷺ کی زیارت ہوتی ہے کہ گویا وہ آئینہ ہے نبیﷺ کی صورت کا۔ (خصائل)

## (ج) ابن سیرین کون ہیں؟

آپ کی ولادت امیر المؤمنین عثمان ذی النورینؓ کے حادثہ شہادت سے دو سال پہلے ہوئی آپ کا مولد ومنشأ موضع جرجرایا تھا جو بصرہ کے مضافات میں ہے، وطن مالوف کو چھوڑ کر بصرہ میں اقامت گزین ہوئے آپ خادم رسول انس بن مالک کے آزاد کردہ غلام تھے۔ اور ایک مدت تک حضرت انس بن مالکؓ کے کاتب کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے آپ اپنے وقت کے امام اور مشہور بڑے تابعی ہیں۔ بہت سے صحابہ کرامؓ سے علوم حاصل کئے فن تعبیر کے بھی امام ہیں۔ خواب کی تعبیر میں آپ کے ارشادات حجت ہیں جن ایام میں آپ کا آفتابِ حیات لبِ بام تھا آپ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کائنات کی ہر چیز سے منقطع ہو کر ہمہ تن ذکر و عبادت، تلاوتِ قرآن، ریاضت و مجاہدہ میں مستغرق ہو گئے۔ ۹ رشوال ۱۱۰ھ میں آپ نے اس دارِ فانی سے رحلت فرمائی۔ حماد بن زید کا بیان ہے کہ امام حسن بصریؒ نے اار جب ۱۱۰ھ میں رحلت فرمائی اور ان کی وفات کے پورے سو دن بعد ابن سیرینؒ نے ۷۷ رسال کی عمر میں رحلت فرمائی۔

(مقدمہ تعبیر الرؤیا)

## ابن سیرین کے ارشاد کا مقصود

ان کے ارشاد کا مقصود یہ ہے کہ جس سے دین حاصل کرو اس کی دیانت تقویٰ مذہب اور مسلک کی اچھی طرح تحقیق کر لو، ایسا نہ کرو کہ ہر شخص کے کہنے پر عمل کر لو خواہ وہ کیسا ہی بے دین ہو، اس لئے کہ اس کی بد دینی اثر کئے بغیر نہیں رہے گی۔

## سوال (۴۹) ص: ۲۸

عَنْ اَنَسٍؓ، اَنَّ رَسُو لَ اللّٰہِ ؐ قَالَ ''مَنْ رَآنِی فِی المَنَامِ فَقَدْ رَآنی، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَخَیَّلُ بِی ،وَقَالَ ورُؤیَا المُؤمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّۃٍوَاَرْبَعِیْنَ جُزْوًا مِنَ النُّبُوَۃِ .

(۱) اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کریں (۲) کیا خواب میں نبی کریم کو آپ کے مخصوص حلیہ میں دیکھنا ہی آپ کو دیکھنا ہے؟ (۳) حدیث قال النبی ﷺ من رآنی فی المنام فقد رأی الحق میں الحق سے اور من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظة میں یقظہ سے کیا مراد ہے (۴) مؤمن کا خواب چھیالیسواں جز ہے اس کا کیا مطلب ہے جب کہ بعض روایات میں پچاسواں جز وغیرہ آیا ہے۔

## جواب (الف)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا اور ارشاد فرمایا کہ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں جز ہے۔

(ب) کیا خواب میں نبی کریم ﷺ کو آپ کے مخصوص حلیہ میں دیکھنا ہی.....

متعدد روایتوں سے ثابت ہے کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے حقیقتاً مجھ ہی کو خواب میں دیکھا اس لئے کہ شیطان کو یہ قدرت نہیں ہے کہ وہ میری صورت بنالے اس کے باوجود اگر کوئی شخص نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت اس طرح کرے کہ حضور ﷺ کی شان کے مناسب نہیں ہے مثلاً جو حلیہ شریف آپ ﷺ کا شروع کتاب میں گزرا ہے اس کے خلاف دیکھے یا کوئی اور ایسی بات دیکھے جو آقائے نامدار ﷺ کی بیماری یا پریشانی وغیرہ کو ظاہر کرے یا کسی ایسے کام کا حکم کرتے یا منع کرتے ہوئے دیکھے جو خلاف شرع ہو یا شانِ نبوی ﷺ کے مناسب نہ ہو تو وہ دیکھنے والے کی غلطی کو تا ہی اور قصور کی بنا پر ہوتا ہے گویا خواب میں ذات آنحضور ﷺ ہی کی نظر آتی ہے مگر آپ کی ذات اقدس کے ساتھ جو احوال واوصاف نظر آتے ہیں وہ خواب دیکھنے والے کے ادراک کا اثر ہے کہ جس قسم کے احوال دیکھنے والے کے ہوں گے ویسے ہی صفات کے ساتھ زیارت نصیب ہوگی۔

## (ج) فقد رأی الحق کا مطلب

علماء نے اس کا مطلب لکھا ہے کہ یہ ایک سچا خواب ہے محض خیالات کا مجموعہ نہیں ہے (ای الرؤیة المتحققة ای الثابتة لا اضغاث فیها ولا احلام ذکره الکرمانی وقال المناوی ای رأی الأمر الثابت لا الموهوم)

(مظاہر حق)

## فی الیقظة کا مطلب

(ا) جو شخص آپ ﷺ کے زمانہ میں آپ ﷺ کو خواب میں دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اس کو توفیق دیگا کہ وہ آپ ﷺ کو بیداری میں دیکھے اور اسلام لائے۔

(۲) وہ آخرت میں آپ کو بیداری میں دیکھے گا۔ (مظاہر حق)

## (ج) رؤیا المؤمن من ستة واربعین جزء ا من النبوة کا مطلب

علماء نے اس کے مطلب میں مختلف عنوانات اختیار فرمائے ہیں مگر ملا علی قاریؒ اور علامہ مناویؒ لکھتے ہیں کہ اس میں کلام سے احتراز ہی مناسب ہے اور چونکہ یہ جزء علوم انبیاء میں سے ہے اس لئے ان کے ساتھ مخصوص کرتے ہوئے اس پر قیاسات سے احتراز بہتر ہے گویا رویاء صالحہ ایک بشارت ہے جو نبوت کے اجزاء میں سے ایک ہے اور یہی چیز باعث برکت وسعادت ہے۔ (خصائل)

گویا نبوت ختم ہوگئی مگر اس کے اثرات باقی ہیں اور یہ بھی واضح رہے کہ کسی چیز کا جز ہونا اس چیز کا بعینہٖ ہونے کو مستلزم نہیں ہوا کرتا جیسے نماز کا کوئی جز ہو تو اس کو مکمل نماز نہیں کہا جا سکتا۔

## دفع تعارض

یہاں روایت میں ہے کہ خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے، دیگر روایتوں میں تعداد میں اختلاف ہے بعض میں چالیسواں آیا ہے بعض میں پچاسواں۔

ملا علی قاریؒ کہتے ہیں ان اعداد سے مقصود کثرت ہے تحدید نہیں جو دیکھنے والے اور حالات کے مطابق ہو سکتے ہیں۔

(۱۲ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۳ جنوری ۲۰۱۶ء)

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa